بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اپنا حج خراب ہونے سے بچائیں

(چند غلطیاں اور ان کی اصلاح)

حسبِ ایما

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب مدظلہ العالی

مُجازِ بیعت

حضرت اقدس مفتی محمد حنیف صاحب دام ظلہ العالی

مُرتِّب

مفتی لطیف الرحمٰن صاحب

چند غلطیاں اور ان کی اصلاح

نام کتاب : اپنا حج خراب ہونے سے بچائیں

مرتب : مفتی لطیف الرحمٰن صاحب

طبعِ اول : ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء

طبعِ دوم : ۱۴۳۳ھ ۲۰۱۲ء

ناشر : حرا پبلی کیشن، پنویل، انڈیا۔

ادارہ اسلامیات، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳

فون: Ph:022-23435243

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنے حج کو خراب ہونے سے بچائیں

عناوین

شمار نمبر　　صفحہ نمبر

احرام کی غلطیاں

طواف کی غلطیاں

سعی کی غلطیاں

وقوفِ عرفات کی غلطیاں

وقوفِ مزدلفہ کی غلطیاں

رمئ جمرات کی غلطیاں

حلق اور قصر کی غلطیاں

متفرقات

یااللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،

حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،

حق کی حفاظت اوراس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور

اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔

عرضِ مرتب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محدثِ عصر حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''باوجود حجاج کی کثرت کے، آج امت جس مقام پر کھڑی ہے اوروہاں سے روز افزوں تنزلی کی راہ پر گامزن ہے؛ اگر یہ تمام حجاجِ کرام صحیح طریقہ پر اس مقدس فریضے کوادا کرتے اورسب کا حج بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت سے سرفراز ہوتا، تو شاید دنیا کا نقشہ ہی بدل جاتا''

راقم السطور کو جب حجِ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی تو وہاں پہنچ کر

جہاں ایک طرف اللہ جل جلالہ کے عشق میں مست اور دیارِ حبیب ﷺ میں پھونک پھونک کر قدم رکھنے والے عشاق کا قافلہ نظر آیا؛ تو وہیں دوسری طرف ان بے چارے حاجیوں کی کوتاہی اور غفلت کا مشاہدہ کرکے دلی صدمہ بھی ہوا؛ جو اپنی جان و مال کی قربانی دے کر محبوب کے دربار میں پہنچ تو جاتے ہیں، مگر اپنی غفلت اور نادانی کی وجہ سے حج کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔ بل کہ بعض لوگوں کو دیکھ کر تو یوں محسوس ہوا کہ ان کے حج کے ساتھ خدانہ خواستہ وہ معاملہ نہ کیا جائے جو بعض نمازیوں کے سلسلے میں حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ان کی نمازیں پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر ان کے منھ پر ماردی جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ حاجی بے چارہ کثیر سرمایہ خرچ کرتا ہے، بدنی تکلیف بھی بے پناہ اٹھاتا ہے مگر اس کے باوجود دورانِ حج ایسی صریح غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے، جس کو دیکھ کر یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسے حاجیوں کی ساری جانی اور مالی قربانیاں اکارت ہو جائیں، اور اور ان کے ساتھ بھی کہیں وہ معاملہ نہ کردیا جائے جو بعض روزہ داروں کے بارے وارد ہوا ہے کہ ان کو بجز بھوک اور پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ پاک ہماری حفاظت فرمائے۔

چناں چہ مشاہدہ یہ ہوا کہ ایک حاجی اپنے گھر سے نکلنے سے لوٹنے تک جہالت اور نادانی میں بے شمار غلطیوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ چناں چہ سفرِ حج کے دوران بار بار دل میں یہ داعیہ پیدا ہوتا رہا کہ کیوں نہ ان موٹی موٹی غلطیوں کو کسی چھوٹے کتابچے کی صورت میں جمع کر کے عازمینِ حج کے ہاتھوں تک پہنچایا جائے، شاید انھیں ان غلطیوں سے بچنے کی فکر پیدا ہوجائے اور اپنے حج کو خراب ہونے سے بچانے کی فکر کریں۔ حالاں کہ اس موضوع پر موقر علمائے کرام کی ضخیم کتابیں موجود ہیں، مگر ان کی ضخامت، بسا اوقات عمومی استفادہ سے مانع ہوتی ہے۔

سفرِ حج سے واپسی کے چند روز بعد، میرے محسن و مشفق چچا جان حضرت حاجی شکیل احمد صاحب مدظلہ العالی کا فون آیا اور خیریت دریافت کرنے کے بعد آپ نے یوں فرمایا کہ میں تمہیں حکماً کہتا ہوں کہ جتنی جلدی ممکن ہو ''سفرِ حج میں عام طور سے کی جانے والی غلطیوں اور ان کی اصلاحات'' کو یکجا کر کے ایک مختصر کتابچے کی شکل دو۔ آپ کے اس حکم نے میرے ان جذبات و خیالات کو بیدار کردیا؛ جو حج کے دوارن حاجیوں کی کوتاہیوں کو دیکھ کر دل میں پیدا ہوا تھا۔ اس طرح چچا جان کا یہ حکم میرے دل کے داعیہ کی تکمیل کا ذریعہ بن گیا۔ چناں چہ میں نے اللہ کا نام

لے کر اس حکم کی تعمیل اور وقت کے ایک اہم ضرورت کی تکمیل میں مصروف ہوگیا۔ اس کتابچے کی ترتیب کے دوران بالخصوص دو کتابیں میرے پیشِ نظر رہی ہیں۔

(۱) پہلی کتاب ''معلم الحجاج'' ہے۔ اللہ پاک اس کے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ نے اپنی کتاب کے اخیر میں ضمیمہ کے طور پر عنوان قائم فرما کر حجاج کرام کی بے اصولیوں اور بدعنوانیوں پر احساس دلایا ہے۔ اِس کتابچے کی ترتیب میں، میں نے اس ضمیمہ سے استفادہ کیا ہے۔

(۲) دوسری کتاب نداء شاہی کی خصوصی اشاعت ''حج و زیارت نمبر'' ہے۔ اللہ پاک اس کے مرتب (مفتی سلمان منصور پوری دامت برکاتہم) کا سایہ ہمارے سروں پر عافیت کے ساتھ تادیر باقی رکھے ؛آپ نے اس خصوصی نمبر میں کئی ضروری اور مفید معلومات اور مؤثر مضامین کو جمع فرمادیا ہے، اس نمبر سے بھی میں نے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

میں شکر گذار ہوں مفتی مطیع الرحمٰن قاسمی، مولانا محمد شاہد قاسمی اور مولانا محمد سہیل قاسمی صاحبان کا، کہ ان حضرات نے اس پورے کتابچے کو بغور پڑھا، اور اپنے قیمتی مشوروں اور دیگر تعاون کے ذریعہ اس کتاب کی افادیت

میں اضافہ کیا۔ نیز بھائی عبدالعزیز گپتا اور بھائی مفتی عبدالرحیم کا بھی تہِ دل سے ممنون ہوں کہ کمپوزنگ کے مرحلہ سے لے کر کتاب کے منظر عام پر آنے تک کی ساری محنتیں آپ دونوں کے ہاتھوں انجام پائیں۔ اللہ پاک ان تمام حضرات کو اپنے مبارک دین کی خدمت کے لیے قبول فرما کر اپنے وقت پر خاتمہ بالخیر کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

اخیر میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے اخلاصِ عمل اور اس طرح کے مزید کاموں کی توفیق دیجیے، اور انھیں شرفِ قبولیت سے سرفراز کیجئے، اپنی رضا وخوشنودی کا ذریعہ بنائیے تاکہ آپ کے سامنے حضوری کے روز مجھے اس سے نفع پہنچے۔ **یوم لاینفع مال ولابنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم.** جس دن نفع نہ دے گا مال نہ اولاد، مگر جو قلب سلیم یعنی صاف ستھرا دل لے کر آویں۔ فقط۔

لطیف الرحمٰن فلاحی، بمبئی

۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حج اسلام کے ارکان میں سے پانچواں رکن ہے، باوجود اس کے کہ اس کے فرض ہونے کے لیے عظیم شرطیں ہیں اور حج دن بدن مہنگا بھی ہو رہا ہے؛ لیکن الحمدللہ موجودہ دور میں امت کا ایک بہت بڑا طبقہ ہر سال اس عظیم فریضے کی ادائیگی شوق سے کرتا ہے، اس سے امت کی خوش حالی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ایک طرف جہاں حجاج کرام کی تعداد میں ہر سال مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے وہیں پر ازدحام شدید اور اختلاطِ مرد وعورت کی بنا پر کئی طرح کی غلطیاں وجود میں آرہی ہیں۔ اگر ان کی صحیح نشان دہی وقت سے پہلے ہوجائے تو اس مقدس فریضے میں روحانیت پیدا ہوسکتی ہے اور اس کے نتیجے میں ہر حاجی حجِ مقبول کا اجر وثواب پاسکتا ہے۔ الحمدللہ پیش نظر کتابچہ اس موضوع پر اپنے اندر کافی اہمیت رکھتا ہے جس کو اصلاح کے جذبے سے سرشار صالح نوجوان برادرم مفتی لطیف الرحمٰن زید مجدہٗ نے ترتیب دیا ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ پاک موصوف کو سلامت با کرامت رکھے اور آپ کے اس علمی فیض کو تا قیامت جاری رکھے، آمین یارب العالمین۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

فقیر صلاح الدین سیفی نقشبندی عفی عنہ

۱۵/شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ ۲۸/جولائی ۲۰۱۰ء

رائے عالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کا سفر عشق ومحبت کا سفر ہے۔ عام طور سے عشق ومحبت میں بے ادبی اور بے اصولی ہوتی ہے، حدود وقیود کی پابندی اس میں نہیں ہوتی ہے؛ لیکن حج ایسی عبادت ہے کہ اس میں عشق ومحبت کے مظاہرے کے لیے اصول وآداب کا پابند ہونا بندے کے لیے انتہائی ضروری ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ذراسی توجہ سے بندہ آدابِ محبت سیکھ جاتا ہے۔ کسی عارف نے کیا خوب کہا ہے

محبت تجھ کو آدابِ محبت خود سکھادے گی

ادھر رجحان پیدا کر، ذرا آہستہ آہستہ

بندۂ ناچیز کو دو موقر علما ''مولانا حبیب الرحمٰن فلاحی اور مفتی لطیف الرحمٰن'' زید مجدہٗ کی رفاقت ومعیت میں حج کی سعادت حاصل ہوئی، ان دونوں حضرات کو مسائلِ حج اچھی طرح مستحضر تھے، اسی بنا پر وہ

رفقائے سفر کی رہنمائی بھی کرتے تھے اور پیش آنے والی غلطیوں پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ مسائلِ حج پر کتابیں تو بہت ساری لکھی گئی ہیں؛ لیکن حج کی غلطیوں کی نشان دہی کرنے والی کوئی کتاب ہونی چاہیے، تاکہ عموماً زندگی میں ایک مرتبہ کی جانے والی یہ عبادت احسن طریقے پر انجام دی جاسکے۔

اللہ رب العزت نے یہ سعادت مفتی لطیف الرحمٰن صاحب کے لیے مقدر فرمائی کہ آپ نے غلطیوں کی نشان دہی کرنے والی ایک کتاب مرتب فرمائی۔ بندۂ ناچیز نے بالاستیعاب اس کو دیکھا، یہ ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' کا مصداق ہے اور امتِ مسلمہ کی ایک بڑی ضرورت کی تکمیل ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس عظیم خدمت کو سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے اور اس کتاب کو نفع دوام عطا فرمائے، آمین۔

(مفتی) حامد ظفر رحمانی
شیخ الحدیث معہد ملت، مالیگاؤں
یکم شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ

عازمینِ حج توجہ فرمائیں!

(حضرت حاجی شکیل احمد صاحب مدظلہ العالی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج اسلام کا ایک اہم رکن اور عظیم الشان فریضہ ہے، جس کی ادائے گی ہر صاحبِ ایمان کے لیے ایک عظیم سعادت، اور صاحبِ حیثیت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ مسلمان جب اللہ جل جلالہٗ کے اس مقدس گھر کی زیارت سے سرفراز ہوتا ہے، تو اس کے دل کی کیفیت یکسر بدل جاتی ہے۔ اس کے رگ رگ میں یہ بات رچ بس جاتی ہے کہ خداوندِ قدوس کی عبادت میں وہ سر سے پیر تک ڈوبا ہوا ہے۔ وہاں پہنچ کر اس کے ایمان کی چنگاری میں شدت اور تیزی پیدا ہوجاتی ہے۔ وہاں پہنچنے والا خوش نصیب اگر اس مقدس فریضہ کو خلوص وللٰہیت اور احکام و مسائل کی روشنی میں انجام دیتا ہے تو اس کے حج کا روحانی اثر اس کے بقیہ زندگی پر ضرور پڑتا ہے۔ جس سے اس کی زندگی کا رخ صحیح ہو جا تا

ہے، وہ قدم قدم پر اپنے خالق کی فرماں برداری اور اللہ کے حبیب
ﷺ کی اطاعت شعاری کی فکر میں لگ جاتا ہے، اورنجام کار ایسا حاجی
، اللہ اس کے رسولؐ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور خدانہ خواستہ اس فریضہ کو
سچی توبہ کئے بغیر، غلط جذبے کے ساتھ، بغیر سیکھے ہوئے، اورزندگی کے
رخ کو تبدیل کرنے کی نیت کے بغیر ادا کیا گیا؛ تو پھر اس 'من مانی حج' کا
بُرا انجام بھی زندگی پر پڑے بغیر نہیں رہتا۔

اللہ جزائے خیر عطا فرمائے علمائے کرام کو جنھوں نے حجاج
کرام کی سہولت اور اس مقدس فریضہ کو احکام و مسائل کی روشنی میں
انجام دینے کے لیے جہاں حج کے احکام ومسائل کی مختصر اور طویل
کتابیں تحریر فرمائیں وہیں اس سفر میں ہونے والی کوتاہیوں سے بھی
امت کو آگاہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی بیشتر زبانوں میں اس
موضوع کی بے شمار کتابیں دستیاب ہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ کثیر سرمایہ خرچ کر کے جس اہم فریضے کو انجام
دینے کے لیے حاجی طویل سفر کرتا ہے، اور بسا اوقات یہ مبارک
سفر پوری زندگی میں صرف ایک بار ہی پیش آتا ہے، اس کو نتیجہ خیز اور نفع
بخش بنانے کے لیے اپنے مقام پر رہتے ہوئے اس کے ضروری مسائل

اوراحکامات سے واقف ہوجائے، اور پوری تیاری کے ساتھ حاضر
ہو؛ مگر وہاں پہنچنے والے اکثر حجاج کی حالت دیکھ کر انتہائی افسوس اور
شدید تکلیف ہوتی ہے کہ آداب و مستحبات تو درکنار، فرائض اور واجبات
میں بھی کھلی کوتاہیاں کی جاتی ہیں، بل کہ حرمِ محترم میں بھی حرام کا
ارتکاب سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ نماز اور جماعت کی پابندی میں
کوتاہی، احرام کی حالت میں بجائے تلبیہ کہنے اور ذکر اللہ کرنے کے
عام طور پر غیبتیں اور لایعنی میں وقت برباد کرنا، زبان اور نگاہ پر قابو نہ
رکھنا...... ایسے صریح گناہ ہیں جن کو حاجی مسجدِ حرام میں نماز کے انتظار
میں بیٹھے ہوئے بے دریغ کرتا رہتا ہے، ان کی حالت کو دیکھ کر تو یہ شبہ
ہوتا ہے کہ شاید یہ کسی میلہ یا تماشا کے لیے اکٹھا ہوئے ہوں۔ عورتوں کا
تو پوچھنا ہی کیا! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پہنچنے کے بعد برقعے اور
پردے سے بالکل آزاد ہوگئیں اور ان کے لیے یہاں کوئی غیر محرم نہیں
رہا۔ دوسرے ممالک کی مستورات کو دیکھ کر ہند و پاک کی خواتین بھی اسی
بے پردگی کے رنگ میں رنگ جاتی ہیں، خود بھی گناہوں میں مبتلا ہوتی
ہیں اور دوسروں کے لیے بھی فتنے کا سامان بنتی ہیں۔ افسوس اس کا ہے
کہ محرم حضرات بھی اس بے حجابی کو روکنے کی کوئی تدبیر نہیں کرتے۔

ان سب سے بڑھ کر ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ عورتیں پنج وقتہ نمازوں میں حرم میں پہنچ جاتی ہیں، حالاں کہ عورتوں کے لیے دروازے بھی مخصوص ہیں، اور نماز پڑھنے کی جگہیں بھی متعین ہیں۔ مگر حج کے زمانہ میں چوں کہ بھیڑ زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنی مستقل جگہ پر نہیں پہنچ پاتیں تو مردوں کے درمیان صفوں میں کھڑی ہوجاتی ہیں اور وہیں نماز پڑھنا شروع کردیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے تین مردوں کی یعنی اس عورت کے دائیں بائیں اور اس عورت کے ٹھیک پیچھے نماز پڑھنے والے کی نماز خراب ہوجاتی ہے۔ اس لیے یہ بات خاص طور سے یاد رکھنی چاہئے کہ جس طرح اپنے وطن میں عورتوں کا تنہا گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے اسی طرح مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں بھی عورتوں کے لیے گھروں میں ہی تنہا بغیر جماعت کے پڑھنا افضل ہے، اور جو ثواب مردوں کو خانۂ کعبہ اور مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنے کا ملتا ہے، عورتوں کو وہاں پہنچ کر اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کا وہی ثواب ملتا ہے۔ ہاں! بیت اللہ کے دیکھنے یا طواف کرنے کی غرض سے مسجد حرام میں، یا صلاۃ وسلام کے لیے مسجدِ نبوی میں آئیں اور نماز باجماعت پڑھ لیں تو ادا ہوجاتی ہے، بشرطیکہ مردوں کے درمیان نہ کھڑی ہوں۔

(درج بالا پیراگراف حضرت مولانا سید محمد یوسفؒ کے ایک مضمون کا اقتباس ہے)

نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ جن مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے اُن میں سارے مردوں کا حکم ایک جیسا ہے، خواہ وہ مرد اس عورت کے محرم ہوں یا غیر محرم؛ حتیٰ کہ اس عورت کے شوہر کا بھی یہی حکم ہے۔ اس لیے احتیاط نہایت ضروری ہے۔

بہر حال! حج ایک ایسا فریضہ ہے، جس میں کثیر سرمایہ اور طویل سفر کی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے مزید یہ کہ اس فریضے کو ہر خاص و عام کے لیے زندگی میں بار بار ادا کرنا بھی بے حد مشکل ہے، اس لیے ضروری ہے کہ مرد ہوں یا عورتیں، انتہائی احتیاط کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوں۔ دورانِ سفر، اور بالخصوص دورانِ احرام کوئی عمل بھی خلافِ ادب نہ ہونے پائے۔ بے جا غصہ، غیبت، بے ضرورت تبصرہ، عیب جوئی، اور خلافِ شرع حرکتوں کے ذریعے اپنے حج کی برکتیں برباد نہ کریں۔ حاجی جس نیت، کیفیت، جذبات کے ساتھ حج کرتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہ اسی پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اس لیے حاجی کو چاہئے کہ حج پر جانے سے پہلے ہی پوری تیاری کرلے، ساز و سامان کی تیاری اور ترتیب کے ساتھ ساتھ؛ اپنی نیتوں اور جذبات کو بھی بار بار ٹٹولتا رہے، اور خالص اللہ کی رضا اور اپنی زندگی کے رخ کو بدلنے، اور

دائمی طور پر تقوی کی صفت سے آراستہ ہونے کی نیت لے کر وہاں حاضر ہو۔ نیز وہاں پہنچ کر کرنے والے اعمال کو اپنے مقام پر رہتے ہوئے ہی، کتابوں سے پڑھ کر، علماء کرام سے پوچھ کر اور جاننے والوں سے مذاکرہ کر کے سیکھ جائے، اور واپسی کے بعد پوری زندگی سنت وشریعت کی روشنی میں گذارنے کی فکر کرے۔ یہی اس فریضے کی ادائے گی کا اصل فائدہ اور مقبول حج کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باعمل بنائے اور ہمارے حج کو قبول فرمائے۔ آمین۔

یااللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،

حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،

حق کی حفاظت اوراس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور

اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔

حج کے فرائض وواجبات

نوٹ: یہ ایک مختصر مضمون ہے جو حج کے فرائض وارکان پر مشتمل ہے، جسے حضرت مولانا سعید احمد ''مصنف 'معلم الحجاج'' نے تحریر فرمایا ہے کہ ہم اسے ندائے شاہی کی خصوصی اشاعت حج وزیارت نمبر سے لیکر افادۂ عام کی غرض سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ (مرتب)

فرائضِ حج

حج کے اصل فرض تین ہیں:

(۱) **احرام:** یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ یعنی لبیک کہنا۔

(۲) **وقوفِ عرفات:** یعنی نو ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبحِ صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا اگر چہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) **طوافِ زیارت:** جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہویں ذی الحجہ تک سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد (یا اس سے پہلے) کیا جاتا ہے، ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ

جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اوراس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور فرض کواس کے مخصوص مقام اور وقت میں کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: وقوف عرفات سے پہلے جماع کا ترک کرنا بھی واجب ہے بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

ارکانِ حج

حج کے دو رکن ہیں:

(۱) طوافِ زیارت

(۲) وقوفِ عرفہ۔ اوران دونوں میں زیادہ اہم اوراقویٰ وقوفِ عرفہ ہے۔ (معلم الحجاج ۹۰)

واجباتِ حج

حج کے واجبات چھ ہیں:

(۱) مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا

(۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

(۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا

(۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا

(۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا تقصیر یعنی کتروانا

(۶) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا۔

تنبیہ: بعض کتابوں میں واجبات حج ۳۵/تک شمار کئے ہیں وہ حقیقت میں بلا واسطہ حج کے واجبات نہیں ہیں، بلکہ حج کے افعال کے واجبات ہیں، مثلاً بعض احرام کے ہیں، بعض طواف کے ہیں، اوران میں واجباتِ حج اور شرائطِ حج کے واجبات کو بھی شمار کرلیا گیا ہے۔ حج کے واجبات بلا واسطہ صرف چھ ہیں۔

مسئلہ: واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگران میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے، تو حج ہوجائے گا، خواہ وہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ قربانی ہو یا صدقہ، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے چھوٹ گیا تو جزا، لازم نہیں ہوگی۔

(معلم الحجاج)

عمرہ کے افعال

(۱) احرامِ عمرہ (شرط) (۲) طواف مع رمل (رکن)
(۳) سعی (واجب) (۴) سرمنڈانا یا کتروانا
(واجب) **نوٹ:** رمل سنت ہے۔

حجِ افراد کے افعال

(۱) حج کا احرام (شرط) (۲) طوافِ قدوم (سنت)
(۳) وقوفِ عرفہ (رکن) (۴) وقوفِ مزدلفہ (واجب)
(۵) رمیٔ جمرۂ عقبہ (واجب) (۶) قربانی (اختیاری)
(۷) سرمنڈانا (واجب) (۸) طوافِ زیارت (رکن)
(۹) سعی (واجب) (۱۰) رمیٔ جمار (واجب)
(۱۱) طوافِ وداع (واجب)

حجِ قران کے افعال

(۱) احرامِ حج وعمرہ (شرط) (۲) طوافِ عمرہ مع رمل (رکن)
(۳) سعیٔ عمرہ (واجب) (۴) طوافِ قدوم مع
رمل (سنت)
(۵) سعی (واجب) (۶) وقوفِ عرفہ (رکن)

(۷) وقوفِ مزدلفہ (واجب) (۸) رمیٔ جمرۂ عقبہ (واجب)
(۹) قربانی (واجب) (۱۰) سرمنڈانا (واجب)
(۱۱) طوافِ زیارت (رکن) (۱۲) رمیٔ جمار (واجب)
(۱۳) طوافِ وداع (واجب)

حجِ تمتع کے افعال

(۱) احرامِ عمرہ (شرط) (۲) طوافِ عمرہ مع رمل (رکن)
(۳) سعیٔ عمرہ (واجب) (۴) سرمنڈانا (واجب)
(۵) ۸؍ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا (شرط)
(۶) وقوفِ عرفہ (رکن) (۷) وقوفِ مزدلفہ (واجب)
(۸) رمیٔ جمرۂ عقبہ (واجب) (۹) قربانی (واجب)
(۱۰) سرمنڈانا (واجب) (۱۱) طوافِ زیارت (رکن)
(۱۲) سعی (واجب) (۱۳) رمیٔ جمار (واجب)
(۱۴) طوافِ وداع (واجب) (معلم الحجاج ۲۱۵۔۲۱۶)

اب ترتیب وار اغلاط اوران کی اصلاحات ملاحظہ فرمائیں۔

غلطی نمبر ا:

سچی توبہ کا نہ پایا جانا

جب سفرِ حج کا ارادہ ہوگیا تو حاجی کے لیے لازم اور ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے سچی توبہ کرے، سفرِ حج سے لوٹنے کے بعد زندگی میں کوئی خاص تبدیلی پیدا نہ ہونے کی اصل وجہ ہی یہ ہے کہ حاجی نے سفر شروع کرنے سے پہلے سچی توبہ ہی نہیں کیا تھا۔ اگر سچی توبہ کر کے سفر شروع کرتا تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کی زندگی میں نمایاں فرق نہ پیدا ہو۔ چناں چہ شریعت کی نظر میں سچی توبہ کسے کہتے ہیں؛ اس کو تھوڑی تفصیل سے سمجھئے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے توبہ کے متعلق ایک مضمون تحریر فرمایا ہے، ہم ''امداد الحجاج'' سے اس کی تلخیص پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اصل میں توبہ نام ہے تمام گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ کر لینے کا، اور توبہ کا جو طریقہ حدیث پاک میں وارد ہے، اس طریقہ سے توبہ کرنے سے کامل درجہ کی توبہ ہوتی ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے دو رکعت نفل پڑھو، پھر حق تعالیٰ کے سامنے الحاح وزاری کرو، رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنا کر مانگو، اس پر حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

اللہ پاک کا فرمان ہے :وهو الذی يقبل التوبة عن عباده۔
ترجمہ :اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ توبہ تمام اعمال میں کمال اور نورانیت پیدا کرنے کے لیے پہلی شرط ہے، اس کو صحیح طریقہ سے نہیں کرتے اس واسطے کسی عمل میں پائیداری نہیں اتی۔

(تلخیص امداد الحجاج ص ۱۲۳، افادات، حضرت تھانوی)

ذنوب اور حقوق میں فرق ہے

ایک اہم بات اور سمجھنا ضروری ہے کہ اس توبہ سے گناہ تو معاف ہوں گے مگر حقوق معاف نہیں ہوں گے؛ کیوں کہ ذنوب (گناہ) اور ہیں، حقوق اور ہیں۔ خواہ حقوق العباد ہو یا حقوق اللہ، مثلاً جو نماز روزے فوت ہوگئے یا گذشتہ سالوں زکوٰۃ ادا نہیں کی یہ سب حقوق اللہ ہیں۔ لہٰذا حاجی حج سے پہلے یا تو توبہ نہیں کرتا اور اگر توبہ کر بھی لیتا ہے تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ ذنوب کے ساتھ حقوق بھی معاف ہوگئے حالانکہ ایسا نہیں ہے ابھی تک اس کے ذمہ میں کچھ حقوق باقی ہیں۔

حقوق کی قسمیں

حقوق کی دو قسمیں ہیں۔

❖ حقوق اللہ ❖ حقوق العباد

حقوق اللہ کی قسمیں اور ادائیگی کا طریقہ:

حقوق اللہ میں تفصیل یہ ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں منہیات یعنی وہ امور جن سے منع کیا گیا ہے،اور مامورات جن کو طاعات بھی کہتے ہیں اوران کے نہ کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ ان میں پہلی قسم کے حقوق توتوبہ کرنے سے معاف ہوجاتے ہیں،مثلاً کوئی شراب پیتا ہے یازنا میں مبتلا ہوتا ہے پھرتوبہ کرلے تو یہ سب معاف ہوتے ہیں۔ دوسری قسم یعنی طاعات اگر رہ گئیں توان کے لیے صرف توبہ کافی نہیں بلکہ ان کو ادا کرنا چاہئے اور اگرادا کرتا رہا مگر کچھ رہ گئیں تو امید ہے کہ حق تعالیٰ معاف کردیں گے اوربعض کا فدیہ بھی دینا چاہئے جیسے روزے کسی کے ذمہ رہ گئے یانمازیں کچھ رہ گئیں تووصیت کرجانا چاہئے ، اوراگرنہ فدیہ ہوسکا نہ وصیت کا موقع ملا ،مثلاً اچانک موت ہوگئی تو حق تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں مگر اپنی طرف سے فدیہ اور وصیت کی فکر سے غفلت نہ برتنا چاہئے۔(تلخیص امدادالحجاج ص۱۴۴)

حقوق العباد کی قسمیں اور ادائیگی کا طریقہ

حقوق العباد کی تین قسمیں ہیں: ایک حقوق مالی دوسرے حقوق نفسی (جان) تیسرے حقوق عرضی (عزت وآبرو)

مالی حقوق سے توبہ کا طریقہ

مالی حقوق، مثلاً بھائی نے بہن کا دوکان اورمکان میں حصہ نہیں دیا،یاکسی شخص نے کسی سے قرض لے کرادانہیں کیا،اسی طرح کسی سے کچھ روپئے سود یارشوت میں لیے ہیں،تواس قسم کے حقوق توتب ہی معاف ہوں گے جب ان کوادا کیاجائے گا۔عام طور سے لوگ کثرت سے حج وعمرہ کرتے ہیں لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ بہن کا حصہ جوباپ کے ترکے میں نکلتا ہے دے چکے ہیں توخاموش ہوجاتے ہیں یااسی طرح ناجائز کاروبار میں مبتلا ہیں توایسے حجاج کرام کی زندگی میں کیسے تبدیلی آسکتی ہے۔

جانی اورعرضی حقوق سے توبہ کا طریقہ

اوراگرکسی کے جان اورآبرو کی حق تلفی کی ہے توان میں حقوق مالیہ کی طرح کوئی چیز ادا کرنے کی نہیں لیکن ہاں اس کی ضرورت ہے کہ صاحب حق سے یعنی جس کی غیبت اورچغلی کی ہے یااسی طرح اگرکسی کوستایا ہے

یااس کی عزت پر حملہ کیا ہے یا بدنام کیا ہے اور کسی طرح مثلاً ہاتھ اور زبان
سے اس کو تکلیف پہنچائی ہے تو کسی طرح اس سے معافی حاصل کر کے
سفر شروع کرے، اس کی خوشامد کر کے یا جس طرح بھی ممکن ہو اس کو
راضی کر کے معافی تلافی کرلو۔ اور غیبت کی معافی کا آسان طریقہ یہ ہے
کہ اس سے یوں مت کہو میں نے تیری غیبت کی ہے معاف کر دیں بلکہ
اجمالاً کہو کہ میرا کہا سنا معاف کردو۔

جولوگ مرچکے ہیں یالاپتہ ہیں ان سے صفائیٔ معاملات اورمعافی کا طریقہ

اب یہاں ایک سوال اور باقی رہ جاتا ہے کہ ایک شخص نے کسی پر ظلم
کیا یعنی حق نفس کو پامال کیا، اس طرح کہ غیبت اور چغلی کی یعنی عرض کو
پامال کیا اور کسی کا مالی حق نہیں دیا، یا کسی سے رشوت لی اب وہ لوگ اگر
مرچکے ہیں۔ تو ان کے حقوق کی ادائیگی کی کیا صورت ہے؟ تو اس کی
تدبیر یہ ہے کہ اول ان لوگوں کے پتہ لگانے میں پوری کوشش کریں اگر
ان کا پتہ لگ جائے تب تو ان کو ان کا حق پہنچا دیں اور معافی تلافی کرلیں
اور اگر معلوم ہوا کہ وہ مرگئے ہیں تو مالی حقوق تو ان کے ورثا کو پہنچائیں
اور اگر ورثاء کا بھی پتہ نہ لگے تو جتنی رقم تم نے ظلم یا رشوت وغیرہ سے لی

ہے؛ اتنی خیرات کردو اور نیت کرلو کہ یہ ہم ان کی طرف سے دے رہے
ہیں۔ یہ تو حقوق مالیہ کا حکم ہے۔ غیبت، چغلی اور جانی ظلم (مارپیٹ) کی
تلافی کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مظلوم مرگیا ہو یا لاپتہ ہوگیا ہو تو اس کے حق
میں دعا کرو نماز اور قرآن پڑھ کر ثواب بخشو اور عمر بھر اس کے لیے دعا
کرتے رہو ان شاء اللہ حق تعالیٰ ان کو تم سے راضی کردے گا۔

(تلخیص امداد الحجاج ص ۱۴۵)

اگر اس طرح توبہ کر کے حج کا سفر شروع کرے گا تو اللہ پاک سے
قوی امید ہے کہ اس کی زندگی میں نمایاں تبدیلی ہوگی اور وہ خود بھی اپنی
زندگی میں زبردست تبدیلی محسوس کرے گا، یہ ایک عمومی غلطی ہے کہ حاجی
توبہ کرتا نہیں ہے یا کرتا ہے لیکن بغیر ادائیگی حقوق کے سفر کرلیتا ہے، جس
کی وجہ سے اس کی زندگی کا رخ صحیح نہیں ہوتا۔

غلطی نمبر ۲

اپنے اوپر حج فرض نہ ہونے کا گمان

عام طور پر یوں سمجھا جاتا ہے کہ جب تک نقد روپیہ اتنی مقدار میں نہ جمع
ہو جاوے، جو حج کے خرچ کے لیے کافی ہو تب تک حج فرض نہیں ہوا حالانکہ
ایسا نہیں ہے، اس کے لیے شرعی ضابطہ یہ ہے کہ اگر اس کے پاس حوائج ا

صلیہ (ضروریات زندگی) سے زائد کچھ سامان ہو اور نقد روپیہ نہ ہو تو اس سامان کو فروخت کردینا واجب ہے اور اس کے ہونے سے بھی حج فرض ہوجائے گا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ کوئی زائد مکان ہو تو اس کو بیچ کر بھی حج کرنا فرض ہے۔ اگر یہ مکان کرایہ پر ہو اور اس سے گھر کا خرچ چلتا ہو تو اس کا شمار زائد میں نہیں ہے (یعنی جب اس کی قیمت میں حج ہوسکے)۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس حاجت سے زائد اتنی زمین ہے کہ اگر مصارف حج کی مقدار فروخت کردے تو باقی زمین کی آمدنی سے گذر ہوسکتا ہے تو بھی اس پر زمین فروخت کرکے حج کرنا لازم ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوکاندار کے پاس اتنا مال تجارت ہے کہ اگر کچھ مال فروخت کرکے حج ہوسکتا ہے اور باقی ماندہ مال سے بقدر ضرورت تجارت ہوسکتی ہے تو اس پر بھی حج کرنا فرض ہے۔ (تلخیص اور امداد الحجاج ص ۵۲ تا ۵۳)

تعمیر مکان اور شادی کا عذر قبول نہیں

بعض لوگوں کو حج کی گنجائش ہوتی ہے لیکن تعمیر مکان یا شادی وغیرہ میں خرچ کرنے کو مقدم سمجھ کر اپنے آپ کو سبکدوش خیال کرتے ہیں، اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں عموماً لوگ حج کو جاتے ہیں (مثلاً ہمارے ملک میں شوال، ذی القعدہ) اس سے پہلے اگر کسی نے دوسرے

کام میں رقم خرچ کردی تب تو حج فرض نہ ہوگا، اور اگر سفر حج کا زمانہ آگیا تو حج فرض ہوگیا اور تعمیر مکان یا شادی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہ ہوگا اگر خرچ کرے گا تو گنہگار ہوگا گو اس تعمیر وغیرہ کی حاجت ہو اور حج اس کے ذمہ رہے گا۔ (ایضاً ۵۴)

عورت پر کب حج واجب ہے

اگر عورت کے پاس نقد روپیہ یا زیور (یہ بھی شرعاً بالکل نقد روپے کے حکم میں ہے عام طور پر عورتوں کو زیور کے متعلق دھوکہ ہوتا ہے اس کو حاجت اصلیہ میں شمار کرتی ہے) اگر اتنی مقدار میں ہے کہ اس کے اور اس کے محرم کے لیے کافی ہے تو اس عورت کے ذمہ اپنے محرم کے ساتھ حج کرنا ضروری اور فرض ہوگا۔ البتہ اگر دو شخصوں کے لائق خرچ تو ہے لیکن محرم نہیں ہے تو اجنبی کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (ایضاً ۶۰)

مَحرَم کی تعریف

شرعی محرم وہ ہے جس سے عمر بھر کسی طرح نکاح صحیح ہونے کا احتمال نہ ہو مثلاً باپ بیٹا (حقیقی) بھائی یا ان کی اولاد یا بہنوں کی اولاد اور ان کی مثل جن جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو، اور جس سے عمر میں کبھی بھی نکاح صحیح ہونے کا احتمال ہو وہ شرعاً محرم نہیں بلکہ نامحرم ہے۔ مثلاً چچا

یا پھوپھی کا بیٹا، ماموں یا خالہ کا لڑکا، دیور یا نندوئی وغیرہ یہ سب نا محرم ہیں ان کے ساتھ ہرگز سفرِ حج جائز نہیں۔ (ایضاً ۶۱)

غلطی نمبر ۳

حج فرض ہونے کا تو علم ہے لیکن تاخیر کر رہا ہے

عام طور پر مال دار لوگ حج کی ادائے گی میں بہت سستی کرتے ہیں۔ حج فرض ہونے کا بھی انہیں علم ہے اور اقرار ہے، لیکن معمولی معمولی ضروریات کی وجہ سے مؤخر کرتے جاتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب کسی پر حج فرض ہوگیا تو فوراً اسی سال کرنا واجب ہے بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے پھر کسی سال حج کرلیں گے درست نہیں پھر دو چار برس کے بعد بھی اگر حج کرلیا تو ادا تو ہوگیا لیکن گنہگار رہا، کیونکہ سال بھر کی مدت بہت ہوتی ہے موت وحیات صحت ومرض کی کس کو خبر ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو جلدی کرنا چاہئے (ابوداؤد، حوالہ بالا ص ۴۲)

راستے اور سفر کی غلطیاں

غلطی نمبر ۴

سیر و تفریح کی نیت سے حج کرنا

حج ایک عشقیہ عبادت ہے جس کے لیے اللہ کی عبادت کا عاشق دنیا کی ہر چیز کو خیر باد کہہ کر مستانہ وار نکل کھڑا ہوتا ہے اور تکالیف کی پرواہ نہیں کرتا، اس لیے محض اللہ کی خوشنودی اور ادائے فریضہ اور تعمیل ارشاد کی نیت سے حج کرنے کی ضرورت ہے نام ونمود، یا سیر وتفریح، تبدیلیٔ آب وہوا اور 'حاجی' کا لقب حاصل کرنے کے لیے ہرگز سفرِ حج نہ کیا جائے، اس سے اگرچہ حج کا فریضہ ادا ہوجائے گا مگر ثواب سے محرومی ہوگی۔
(معلم الحجاج ص ۲۹)

غلطی نمبر ۵

حاجی صاحب کی پر زور دعوت

کبھی حاجی صاحب اپنے رشتہ داروں کی دعوت کرتے ہے اور کبھی رشتہ دار، حاجی صاحب کی دعوت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ کئی دنوں تک چلتا رہتا ہے ظاہر ہے دونوں طرف سے بیجا اسراف بھی ہوتا ہے اور

وقت بھی بے پناہ ضائع ہوتا ہے۔اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

البتہ حاجی حج کے لیے جانے لگے تو اس سے دعا کی درخواست کرنا جائز اور حدیث سے ثابت ہے اور دعا کروانا چاہئے۔حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ حج اور عمرہ کو جانے والے اللہ پاک کے قافلے ہیں جب اللہ سے دعا مانگتے ہیں تو اللہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے اور جب استغفار کرتے ہیں تو اللہ ان کی مغفرت فرماتا ہے۔(ابن ماجہ)

غلطی نمبر۶

ایئر پورٹ پر حاجی کی بارات

حاجی ایک ہوتا ہے اور چھوڑنے والے کئی افراد ہوتے ہیں اور اس میں بعض مرتبہ نامحرم عورتیں بھی ہوتی ہیں جو مردوں کے ساتھ چھوڑنے چلی آتی ہیں،غرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ائیر پورٹ پر حاجی کی بارات آئی ہوئی ہے اس کی ذرہ برابر گنجائش نہیں،یہ حج جیسی عبادت کے لیے نہایت نقصان دہ ہے،ہاں البتہ ضرورتاً دو ایک آدمی حاجی صاحب کو ایئر پورٹ تک پہنچادیں تو کوئی حرج نہیں۔

غلطی نمبر۷

حاجی کے گلے میں ہارڈالنا

ایئر پورٹ پر بعض مرتبہ رشتہ دار حاجی کے گلے میں ہار اور سہرا ڈالتے ہیں جو ممنوع ہے،اس سے بچنا لازم ہے۔

غلطی نمبر۸

فضول باتوں میں وقت گزارنا

حج کا سفر بھی ایک عبادت ہے اس میں ہر وقت اللہ کے ذکر میں رہنا ضروری ہے،اور احرام باندھنے کے بعد تو کثرت کے ساتھ تلبیہ پڑھنے کا حکم ہے اور بعض لوگ اللہ کے ذکر سے غافل ہو کر فضول باتوں میں مشغول رہتے ہیں۔اور اس سفر میں بھی نظر کی حفاظت نہیں کرتے حالانکہ اس سفر میں تو جذبات کی پاکیزگی کا بھی خیال رکھنا چاہئے؛ تو نظر اور زبان کی حفاظت کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔یہ نہایت نقصان دہ ہے،اس سے احتراز لازم اور ضروری ہے۔

غلطی نمبر۹

ٹرین یاجہاز کی ٹنکی کے پانی کے بارے میں شک کرنا

بعض لوگ ٹرین یا جہاز میں سفر کرتے وقت اس لئے نماز نہیں پڑھتے کہ وہاں پاک پانی میسر نہیں حالانکہ ایسا نہیں، ہوائی جہاز اور ٹرین کی ٹنکی کا پانی پاک ہوتا ہے اس سے وضو کرنا ضروری ہوگا، تیمّم درست نہیں ہوگا؛ البتہ پانی احتیاط سے استعمال کرنا ہوگا، خصوصاً ہوائی جہاز میں ہاتھ اور پیر دھوتے وقت نیچے گرنے سے بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، جہاز کا عملہ مستقل اعلان بھی کرتا رہتا ہے کہ پانی زمین پر گرنے سے بچایا جائے۔

غلطی نمبر۱۰

سفر میں نماز چھوڑدینا

بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ سفر میں نماز بالکل ترک کردیتے ہیں اور بعضے پڑھتے تو ہیں مگر اہتمام نہیں کرتے، کم ہمتی اور سستی سے بھی قضا کردیتے ہیں، کبھی مکروہ وقت میں پڑھتے ہیں ایک فرض ادا کرنے جاتے ہیں اور روزانہ کے پانچ فرض چھوڑ دیتے ہیں، نماز کا ترک کرنا بڑا

سخت گناہ ہے، جولوگ نماز کا اہتمام نہیں کرتے وہ حج کی برکات سے محروم رہتے ہیں اور ایسے لوگوں کا حج مبرور ومقبول نہیں ہوتا، حاجی کو تو نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔ (معلم الحجاج ص ۳۴۴)

غلطی نمبر۱۱

بلاعذر بیٹھ کر نماز پڑھنا

بعض لوگ نماز کے تو پابند ہوتے ہیں مگر نماز کے مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ریل اور ہوائی جہاز میں باوجود کھڑے ہونے پر قادر ہونے کے، نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں، حالانکہ جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اس کو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح استقبالِ قبلہ بھی ضروری ہے بلا استقبال قبلہ نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (حوالہ بالا ۳۴۴)

غلطی نمبر۱۲

ایئر پورٹ پر نمازِ قصر اداکرنا

اگر حاجی مسافتِ سفر طے کیے بغیر اپنے شہر کے ایئر پورٹ پر سفر کے لیے آیا ہوا ہے تو اس کو ایئر پورٹ کے حدود شہر میں ہونے کی وجہ سے پوری نماز ادا کرنی ہوگی۔ ممبئی کے بعض حاجیوں کو دیکھا گیا کہ اپنے ہی شہر کے ایئر پورٹ پر نمازِ قصر ادا کررہے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔ اسی

طرح اپنے ریلوے اسٹیشن کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پوری نماز پڑھنی ہوگی۔

غلطی نمبر ۱۳

عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا

بعض عورتیں بلا شوہر اور محرم کے حج کا سفر کرتی ہیں، بلا محرم حج کو جانا ناجائز اور گناہ ہے، عورت کے ساتھ جب تک محرم نہ ہو ہرگز حج کو نہ جائے، اور اگر عورت ایسی ہے جو بیوہ اور مالدار ہے اور کوئی بھی محرم نہیں ہے تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ وصیت کردے کہ اگر میں حج نہ کرسکوں تو میری طرف سے حج کردیا جائے۔ مرنے کے بعد وصیت کی شرائط کے مطابق وارثوں کے ذمہ اس کی وصیت پورا کرنا واجب ہوگا اور یہ مواخذہ سے بری ہوجائے گی۔ (مستفاد حوالہ بالا ص ۳۴۵)

غلطی نمبر ۱۴

عورتوں کا پردے کا اہتمام نہ کرنا

سفر میں اکثر عورتیں پردہ کا اہتمام نہیں کرتی ہیں، دوسرے ممالک کی عورتوں کو دیکھ کر بعض پردہ والی بھی بے پردہ ہوجاتی ہیں اور سفرِ حج میں بے پردگی کے گناہ میں مبتلا ہوتی ہیں۔ لہٰذا شرعی پردے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

غلطی نمبر ۱۵

نائلون کے موزے پر مسح کرنا

سفر میں بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا کہ نائلون کے باریک موزے پر بھی مسح کرلیتے ہیں حالاں کہ فقہائے کرام نے ایسے موزے جو چمڑے کے نہ ہوں بلکہ نائلون کے ہوں تو اس پر مسح صحیح ہونے کے لیے یہ شرطیں تحریر فرمائی ہیں کہ وہ مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل چلنا ممکن ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ پنڈلی پر بغیر باندھے قائم رہ سکیں، تیسری شرط یہ ہے کہ اس میں پانی نہ چھنے اور جذب ہوکر پاؤں تک نہ پہنچے لیکن ظاہر ہے یہ بازار کے نائلون کے موزے موٹے نہیں ہوتے بلکہ پتلے ہوتے ہیں اور پانی بھی جذب ہوکر اندر پہنچتا ہے لہٰذا ایسے موزوں پر مسح کرنا درست نہیں ہوگا بل کہ پیر دھونا ضروری ہوگا۔ (مستفاد فتاویٰ رحیمیہ ج ۴ ص ۶۱)

غلطی نمبر ۱۶

احرام اور نیت میں غفلت برتنا

روانگی کے دن احرام گھر ہی سے باندھ کر نکلیں، ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ حاجی اخیر تک ملنے ملانے میں مشغول ہوتا ہے اور ایئر پورٹ پر احرام باندھتا ہے اور اس کے لیے اکثر بیت الخلاء میں جاکر باندھنا پڑتا ہے

اور بیت الخلاء میں انگلش ٹوئلیٹ بنی ہوتی ہے اور بعض لوگ باہر کے حصے ہی میں پیشاب وغیرہ کردیتے ہیں جس کی وجہ سے جگہ کی پاکی کے بارے میں شک ہونے لگتا ہے اگر اس کا احرام، باندھنے کے دوران کہیں ناپاک ہوگیا اور اس کو خبر بھی نہ ہوئی تو اس احرام سے پھر وہ نمازیں بھی پڑھے گا اور حج وعمرہ کے بھی ارکان ادا کرے گا اور ان تمام کی ادائے گی کو درست سمجھے گا حالانکہ اس کے احرام پر ناپاکی لگی ہوتی ہے۔ لہٰذا سکون کے ساتھ پاک جگہ پر اپنے احرام باندھے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد گھر یا ایئرپورٹ پر بھی نیت نہ کرے۔ اس لیے کہ بعض مرتبہ ایئرپورٹ پر پہنچنے کے بعد فلائٹ کینسل ہوجاتی ہے اور ابھی جہاز میں کھانا اور مشروب وغیرہ کا استعمال باقی ہے۔ بعض مرتبہ حاجی خوشبودار جوس استعمال کرتا ہے۔ جو نیت احرام کے بعد پینا منع ہے۔ اور کبھی کچی الائچی وغیرہ حلوے وغیرہ پر موجود ہوتی ہے اس کا استعمال بھی مکروہ ہے۔ (مستفاد معلم الحجاج ص ۲۳۱)

اس طرح کھانے کے ساتھ ایک ٹشو پیپر کا پیکٹ بھی ہوتا ہے جسے ''فریشنز'' کہتے ہیں اس میں خوشبو ہوتی ہے اس سے حاجی کھانے کے بعد منہ بھی پونچھتا ہے اور ہاتھ کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔ حالانکہ حالت

احرام میں اس کا استعمال منع ہے، لہٰذا کھانے کے بعد نیت کرنے میں ہرگز تاخیر نہ کرے، اس لئے کہ حاجی بہت تھکا ہوا ہوتا ہے، کہیں نیند لگ گئی تو بہت ممکن ہے کہ بلانیت ہی میقات سے گذر جائے گا اور بلا نیتِ احرام میقات سے گذرنے کی وجہ سے اس پر دم واجب ہوجائے گا۔ لیکن دوبارہ کسی میقات میں پہنچ کر احرام باندھ کر لوٹ آئے تو دم ساقط ہوجائے گا۔

لہٰذا حاجی احرام گھر سے باندھے۔ لیکن ابھی نیت نہ کرے۔ اور جہاز میں کھانے سے فارغ ہونے کے بعد نیت کرنے میں تاخیر نہ کرے۔ ان تینوں باتوں میں عمومی طور پر غفلت پائی جاتی ہے۔ اس لیے احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

غلطی نمبر ۱۷

موبائل سے فوٹو کھینچنا اور میوزک والی رِنگ ٹون استعمال کرنا

اللہ پاک میری اور آپ کی اور پوری امت مسلمہ کی اس فتنے سے حفاظت فرمائے۔ اس فتنے نے حرمین شریفین یا دنیا کی کسی بھی مسجد کو نہیں چھوڑا۔ یہ ایک عمومی فتنہ ہے جس نے حاجی اور غیر حاجی تمام کو اپنی لپیٹ

میں لے لیا ہے، اورمزید ظلم یہ ہوا کہ اس کو اب دین دار حضرات بھی فتنہ اورگناہ نہیں سمجھتے، اچھے اچھے دین دار حضرات موبائل سے تصویر کشی کرتے ہیں اوراپنے موبائل کی رنگ میں میوزک ٹون رکھتے ہیں۔ اورجب کبھی اچانک رنگ ٹون سنائی دیتی ہے اورنظر اٹھا کر دیکھنے کا موقع ہوتا ہے تو تعجب ہوتا ہے کہ چہرہ پر سفید داڑھی بھی موجود ہے اورسجدہ کا نشان بھی نمایاں ہے اور پھر ایسے کبیرہ گناہ کا ارتکاب!۔اللھم احفظنامنہ۔حالانکہ فقہائے کرام کے نزدیک موبائل فون کے ذریعہ تصویر کھینچنا اور کھینچوانا اوراس کو محفوظ کرنا پھر خود دیکھتے رہنا یا ایک دوسرے کو دکھانا یہ عمل بھی شرعاً جائز نہیں،حدیث پاک میں جاندار کی تصویر بنانے والے پرسخت وعیدیں آئیں ہیں۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جوتصویر بناتے ہیں۔(مشکوٰۃ) لہٰذا کیمرے والا موبائل پاس میں رکھ کر اس کے ذریعہ فوٹو گرافی کرنا ممنوع اورحرام ہے،اگرکوئی خاص غرض کی وجہ سے کیمرے والا موبائل استعمال کرتا ہو تو تصویر کھینچنے سے پرہیز کرے اورمقتداء دین کو تو سادہ موبائل ہی استعمال کرنا چاہئے۔(مستفاد تصویراورسی ڈی کے شرعی احکام ص۱۶۴اورموبائل کے احکام ۱۶)

اسی طرح موبائل کی رنگ ٹون میں گانے اورمیوزک لگانا بھی جائز نہیں بلکہ سخت گناہ ہے،اس لیے کہ گانے بجانے موسیقی سننے اورسنانے پرسخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ایک حدیث میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گانا سننا گناہ ہے اس کے پاس بیٹھنا فسق ہے اوراس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے۔(نیل الاوطار) ایک اورحدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا دل میں نفاق کو یوں اُگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔(ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت ایک شخص کو گانا گاتے ہوئے سنا تو دومرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس کی نماز قبول نہیں،اس کی نماز قبول نہیں۔
(نیل الاوطار)

بتلایئے !کس قدرسخت وعیدیں ہیں۔اگر دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہے تو دل کانپ اٹھنا چاہئے۔لیکن اب تو موبائل میں گانے کی رنگ ٹون حرمین شریفین اوردوسرے مساجد میں بھی ہے۔حالانکہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوادوسرے تصویری کام انجام دینا جائز نہیں پھروہ کام جوگناہ کا ہو اس لئے کہ کبھی کبھی موبائل کی گھنٹی مسجد کے اندر بھی

بجنا شروع ہوجاتی ہے۔ کتنے بڑے گناہ کی بات ہے نیز اس سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں بھی خلل واقع ہوتا ہے جبکہ تلاوت کے ذریعہ بھی اگر کسی کی نماز میں خلل واقع ہوتو مسجد کے اندر تلاوت آہستہ کرنے کا حکم ہے تو موسیقی کے ذریعہ نماز میں خلل ڈالنا یا اس کا سبب بننا کس قدر قبیح حرکت ہے اس لیے موبائل میں کوئی سادہ ٹون استعمال کیا جائے اور موسیقی والی ٹون سے اجتناب کیا جائے۔

(مستفاد سی ڈی اور تصویر کے احکام ص ۱۷۰)

غلطی نمبر ۱۸

مکہ پہنچنے کے بعد طواف میں جلد بازی

جب حاجی مکہ میں اپنی قیامگاہ پر پہنچتا ہے تو اس پر سب سے پہلی فکر یہ سوار ہوجاتی ہے کہ بس کسی طرح جلد از جلد عمرہ سے فارغ ہوکر احرام سے باہر آجائے۔ اس بنا پر حاجی نہ سامان درست رکھتا ہے اور نہ ہی پیسے وغیرہ قابلِ اعتماد شخص کے پاس جمع کرنے کی فکر کرتا ہے اور نہ ہی اپنے سفر کی تھکاوٹ دور کرتا ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ حاجی اپنی قیام گاہ پہنچ کر ساز وسامان روپیہ پیسہ سب چیزوں کا قابل اعتماد انتظام

کرنے سے پہلے حرم شریف نہ پہنچے، نیز اگر سفر کی تھکاوٹ ہے تو اچھی طرح آرام کرلے اور جب تھکن اتر جائے تو اطمینان وسکون کے ساتھ حرم شریف پہنچ کر سب سے پہلے کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہوئے پھر پہلے سکون واطمینان کے ساتھ طواف کا عمل شروع کرے۔ اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ کبھی آپ اپنے ساتھ بڑی رقم لے کر حرم شریف میں نہ داخل ہوں، اس لیے کہ دورانِ طواف بڑی بڑی رقمیں لوگوں کی کاٹ لی جاتی ہیں، اس لیے کہ کچھ لوگ حج کرنے نہیں جاتے بلکہ چوری کرنے اور جیب کاٹنے جاتے ہیں جو درحقیقت حاجی نہیں بلکہ بشکل حاجی چور ہوتے ہیں، پھر جیب کٹنے کے بعد پورے سفر پریشان ہونا پڑتا ہے اور یکسوئی فوت ہوجاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ آپ کے پاس آکر اپنی جیب کٹنے کا شکوہ اور واویلا کریں گے ان پر بھی بھروسہ نہ کریں۔

غلطی نمبر ۱۹

واپسی میں حاجی کی بارات

حدیث پاک میں آیا ہے جب حاجی حج کرکے واپس آنے لگے تو گھریلو مصروفیات میں مشغول ہونے سے پہلے اس کو جاکر سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے دعا کی درخواست کرو اس لیے کہ حاجی

صاحب کے اپنے گھر میں مشاغل میں مصروف ہونے سے پہلے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔لیکن آج کل دعا کی درخواست کرنے کی اہمیت تو ختم ہوگئی نیا مرض یہ پیدا ہوگیا کہ جیسے حاجی صاحب ہوائی اڈہ سے باہر آتے ہیں تو حاجی صاحب کے گلے میں سہرہ ڈالا جاتا ہے اس کے بعد حاجی صاحب کو دولہا بنا کر لایا جاتا ہے اور ساتھ میں اجنبی عورتوں کا بھی ہجوم ہوتا ہے اور پھر حاجی صاحب اپنے گھر آ کر اپنے حج کی دعوت ولیمہ کرتا ہے حالانکہ ان سب باتوں کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

غلطی نمبر ۲۰

حاجی صاحب پر خریداری کی فکر سوار

جیسے حاجی مکہ مکرمہ پہنچتا ہے تو بس اس پر ایک ہی فکر سوار ہو جاتی ہے اور دماغ میں ایک ہی سودا سمایا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وطن میں رشتہ داروں کے دیئے ہوئے تحفوں کا بدلہ کیسے چکایا جائے تواب بجائے یکسوئی کے ساتھ عبادت اور رجوع الی اللہ میں مصروف ہو جانے کے آج ہی سے یکسوئی کھو بیٹھتا ہے اور بازاروں کا چکر لگانے کا سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔اس تحفوں کی خریداری کو حرام تو نہیں کہا جا سکتا البتہ حاجی

صرف اتنا سوچ لے کہ بازاروں کے چکروں کی وجہ سے حرم شریف کی نماز چھوڑ کر بھلے وہ دوسری مسجد میں نماز ادا کرتا ہے لیکن حرم شریف کی نماز کا ثواب کھو دیتا ہے۔اس طرح کعبۃ اللہ کے دیکھنے کا ثواب حدیث میں کیا بتلایا گیا ہے۔اس کو صرف ایک نظر دیکھنے سے بھی بیس نیکیاں ملتی ہیں۔لیکن بازار کے چکروں کی وجہ سے اس کی بے شمار نیکیاں جو ملنے والی تھیں وہ نہیں مل سکیں۔اور حرم شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر اور مدینہ کی مسجد نبوی کی ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر ہے۔(مشکوٰۃ)

کعبۃ اللہ کا طواف کرنے اور اس کو دیکھنے کی فضلیت حدیث میں یوں وارد ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتے ہیں جس میں ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے۔اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے ہوتی ہیں۔(طبرانی، بحوالہ معلم الحجاج ص ۱۲۴)

اب حاجی خود اندازہ کرے کہ اس نے خریداری اور بازاروں میں گھومنے کی وجہ سے حرم شریف کی جماعت کی نماز کا ثواب اور کعبۃ اللہ

کے دیکھنے کا ثواب کھو کر نفع کمایا یا نقصان۔ اس کا یہ سودا گھاٹے کا رہا یا
نفع کا اس کا فیصلہ خود کر لے۔ حالانکہ وہاں سے لانے کے لیے مکہ کا
سب سے قیمتی تحفہ زمزم اور مدینہ کا سب سے قیمتی تحفہ کھجور کافی تھا۔ ان
دونوں سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں اور اعزاء واقرباء کے لیے اس سے بڑھ
کر کوئی ہمدردی نہیں اور حرمین شریفین میں حاجی اپنے رشتہ داروں کے
لیے دعائیں کرتا، تو بازار کی خریداری سے یہ زیادہ بہتر ہوتا۔

احرام کی غلطیاں

غلطی نمبر ۲۱

احرام کی حالت میں عورتوں کا اپنے چہرہ کو کھلا رکھنا

یہ بات درست ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کے لیے چہرہ
کو کپڑا لگانا اور اس طرح چھپانا منع ہے کہ جس سے چہرہ کو کپڑا لگ
جائے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ حالت احرام میں اپنا چہرہ کھول

دیں، بلکہ عورتوں کا احرام صرف اتنا ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں اور
چہرہ کھولے رکھیں اور پردہ کے لیے بہتر ہے کہ کوئی ہیٹ وغیرہ سر پر رکھ
لیں پھر اس کے اوپر سے نقاب ڈال لیں اور خیال رکھیں کہ نقاب کا کپڑا
چہرہ سے نہ لگنے پائے۔ اب عام طور پر عورتیں چہرہ کھلا رکھتی ہیں حالانکہ
اس کی وجہ سے بہت سے مردوں کے لیے بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا
ہونے کا سبب بنتی ہیں۔ اس سے احتیاط کرنا چاہئے۔

نداءشاہی کا خصوصی حج وزیارت نمبر ۲۳۶، معلم الحجاج ۳۴۷)

غلطی نمبر ۲۲

عورتوں کا سر پر کپڑا باندھنا

بعض عورتیں سر کے بالوں کو ایک کپڑے سے باندھ لیتی ہیں تاکہ
کوئی بال ٹوٹ کر گر نہ جائے تو یہ درست ہے احتیاطاً باندھ سکتی ہیں لیکن
دو باتوں کا خیال رکھیں بعض عورتیں اس کو احرام سمجھتی ہیں جو صحیح نہیں
دوسری بات یہ ہے کہ بعض عورتیں اس طرح باندھتی ہیں کہ بعض مرتبہ
پوری پیشانی چھپ جاتی ہے۔ حالانکہ پیشانی تو چہرہ کا حصہ ہے اور چہرہ
کھلا رکھنا ضروری ہے لہٰذا اگر باندھنا ہے تو پیشانی کے اوپر سے
باندھیں۔ (خصوصی حج وزیارت نمبر ص ۲۳۶)

غلطی نمبر ۲۳

مردوں کا احرام کی لنگی باندھنے میں بے احتیاطی

بہت سے مرد احرام کی لنگی ناف کے نیچے باندھتے ہیں حالانکہ مرد کے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ستر عورت میں شامل ہے اس کا ڈھانکنا واجب ہے، اور اس کا کھلا رکھنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور بہت سے حاجیوں کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ گناہ کبیرہ اور حرام کا ارتکاب ہو رہا ہے اس کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔

غلطی نمبر ۲۴

"لنگی" باندھنے میں ران کا کھل جانا

بہت سے مرد احرام کی لنگی اس طرح پہنتے ہیں کہ چلتے ہوئے ران تک کھل جاتی ہے حالاں کہ ران بھی ستر میں شامل ہے، اس لیے احرام کی لنگی اگر بغیر سلی ہوئی ہو تو اس طرح پہننی چاہئے کہ چلتے ہوئے ران نہ کھلنے پائے اور اگر ران کے کھلنے کا اندیشہ ہو تو وہ لنگی کی طرح سلوائی جاسکتی ہے، بعض لوگ احرام کی حالت میں سلی ہوئی چادر کو ناجائز سمجھتے

ہیں حالانکہ احرام کی حالت میں ایسا سلا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لیے ممنوع ہے جو بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو۔

غلطی نمبر ۲۵

حالتِ احرام میں نماز سر کھول کر پڑھنا

احرام کی نماز بعض لوگ سر کھول کر پڑھتے ہیں، بلا عذر سر کھول کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لیے سر ڈھانک کر نماز پڑھنی چاہئے۔ ہاں احرام کی نیت کر لینے کے بعد سر ڈھانک کر نماز پڑھنا منع ہے۔
(معلم الحجاج ص ۳۴۷)

غلطی نمبر ۲۶

نماز کی حالت میں اضطباع

بعض لوگ احرام کے زمانہ میں نماز میں بھی اضطباع (داہنی بغل کے نیچے کو چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا کرتے ہیں، نماز میں اضطباع مکروہ ہے اضطباع صرف طواف میں مسنون ہے وہ بھی ہر طواف میں نہیں بلکہ جس طواف کے بعد سعی ہو، البتہ طواف زیارت کے بعد اگر سعی کرنی ہو اور احرام کے کپڑے اتار دیئے ہوں تو اس میں اضطباع نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج ص ۳۴۷)

غلطی نمبر ۲۷

احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال

خوشبو کا سونگھنا یا چھونا، خوشبو والے کی دوکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا، خوشبودار میوہ اور پھل پھول کا سونگھنا منع ہے۔ اور خوشبو دار گھاس کو سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اگر بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کچھ حرج نہیں۔ (معلم الحجاج)

احرام کی حالت میں خوشبو دار صابون کا استعمال منع ہے۔ حاجیوں کو خوشبودار صابون استعمال کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، اور کپڑے دھونے میں حاجی خوشبودار صابون اور پاؤڈر استعمال کرتے ہیں، احرام کی حالت میں اس سے بچنا چاہیے۔

طواف کی غلطیاں

غلطی نمبر ۲۸

طواف کی ابتداء میں غلطی کرنا

بہت سے طواف کرنے والے طواف کی ابتداء حجر اسود اور رکن یمانی

اپنا حج خراب ہونے سے بچائیں — چند غلطیاں اوران کی اصلاح

کے درمیان میں کھڑے ہوکر کرتے ہیں، اس طرح کھڑے ہوکر طواف کی نیت کرنا ممنوع ہے، بلکہ اس طرح کھڑے ہو کر طواف شروع کرنا چاہئے کہ طواف شروع کرنے والے کا رخ حجر اسود کے سامنے ہو، جس میں طواف کرنے والے کا داہنا کندھا حجرِ اسود کے بائیں کنارے کے مقابل میں ہو۔ (معلم الحجاج ص ۳۴۸)

اوراب تو ہری لائٹ داہنی طرف لگی ہوئی ہے اس سے ایک دوقدم پہلے سے نیت کرلینی چاہئے اس کے بعد طواف فوراً شروع کردینا چاہئے۔

غلطی نمبر ۲۹

حجر اسود پر عطر لگادینا

ایک بڑی غلطی ہمیشہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بہت سے قیمتی عطر حجر اسود پر خوب لگاتے ہیں حالاں کہ حالتِ احرام میں محرم کے لیے خوشبو سونگھنا بھی جائز نہیں اور پھر حجرِ اسود کا بوسہ کبھی کبھار محرم اور غیر محرم دونوں دیتے ہیں تو عطر لگانیوالوں کا عمل محرم کے لئے کفارہ اور جرمانہ کا سبب بن جاتا ہے، اس لیے عطر نہیں لگانا چاہئے۔

غلطی نمبر ۳۰

طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا

طواف کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے، اکثر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

(مستفاد معلم الحجاج ص ۳۴۹)

غلطی نمبر ۳۱

حجراسود کا بوسہ دینے کو ضروری سمجھنا

اگر قدرت ہو تو حجرِ اسود پر دونوں ہاتھوں کو رکھ کر بوسہ دینا مسنون ہے لیکن شرط یہ ہے کہ حجراسود کو بوسہ دینے میں کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اس لیے کہ حجراسود کا بوسہ مسنون ہے اور کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے، لہٰذا دھکا مکی کے ساتھ وہاں پہنچنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اسی طرح عورتوں کا مردوں کی بھیڑ میں گھس جانا اور پھر چیخ وپکار کی کیفیت پیدا کرنا سراسر حرام ہے، اور مرد حضرات بھی احتیاط نہیں کرتے اگر عورتوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے تو عورتوں کو بھی درمیان میں گھسنے سے بہت پرہیز کرنا چاہیے، بہت سے حاجیوں کی کوشش ہوتی ہے کہ کسی صورت سے حجر

اپنا حج خراب ہونے سے بچائیں — چند غلطیاں اور ان کی اصلاح

اسود کا بوسہ لے لیا جائے، اور اس کو فتح عظیم سمجھتے ہیں، بلکہ بعض لوگ یہ کہتے ہوئے سنے گئے ''اگر حجراسود کا بوسہ نہ دے سکے تو وطن کیا منہ لے کر جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ کیا حج کیا؟'' حالانکہ حجرِ اسود کا بوسہ ایسا نہیں ہے کہ اس کے لیے جان جوکھم میں ڈالی جائے، بے تکلف میسر آجائے تو سبحان اللہ ورنہ دور سے ہاتھوں کی ہتھیلی اس کی طرف متوجہ کرکے چوم لینا، بوسے کا بدل ہے اور یہی آپ ﷺ کی تعلیم ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوحفص! تم طاقتور آدمی ہو اس لیے حجراسود پر بھیڑ مت لگانا کہ کمزور آدمی کو تم سے تکلیف پہنچ جائے، ہاں جب خالی ملے تو استلام کرلینا ورنہ اللہ اکبر کہنا اور گذر جانا۔ (نداء شاہی حج نمبر ص ۲۵۹)

غلطی نمبر ۳۲

رکن یمانی کا بوسہ دینا

بعض لوگ طواف کے وقت رکن یمانی کا بھی بوسہ دیتے ہیں حالانکہ صحیح قول کے مطابق رکن یمانی کا بوسہ دینا مسنون نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ہوسکے تو صرف ہاتھ لگاتے ہوئے چلے جانا چاہئے اور وہ بھی صرف داہنا ہاتھ لگانا سنت ہے۔ (مسائل ومعلومات حج وعمرہ ص ۴۰)

اگراحرام کی حالت میں ہوتو ہاتھ بھی نہیں لگانا چاہئے کیوں کہ اس پر خوشبو لگی ہوتی ہے۔

غلطی نمبر ۳۳

طواف میں بات چیت کرنا

طواف نام ہے ادب سے سر جھکا کر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر خشوع وخضوع سے بیت اللہ کے اردگرد چکر لگانے کا، عبادت تو سکون واطمینان کو چاہتی ہے ہاں بقدر ضرورت بات کرنے میں مضائقہ نہیں نیز مسائل اور دینی گفتگو بھی بلا کراہت جائز ہے لیکن ملاقات وگفتگو میں نگاہ سامنے کی طرف رہنی ضروری ہے اور زائد اور فضول گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ حدیث میں طواف کو نماز کہا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہے مگر یہ کہ تم اس میں بات کر سکتے ہو، تو جو کوئی طواف میں بات کرے تو بجز خیر کے اور کوئی بات نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب)
بات کرنے کی اجازت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بات کرنا بہتر ہے بلکہ مجبوری میں بات کر لے ورنہ خاموشی سے اللہ کی طرف متوجہ رہے اور اللہ پاک سے مناجات میں مشغول رہیں۔

(ندائے شاہی حج وزیارت نمبر ص ۲۶۰)

غلطی نمبر ۳۴

طواف میں شور وغل

طواف میں ایک بے اعتدالی یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگ گروپ بنا کر طواف کرتے ہیں اور ایک آدمی زور زور سے چلا کر دعائیں پڑھتا ہے اور گروپ کے لوگ باآوازِ بلند انہیں دہراتے ہیں اس سے دوسرے طواف کرنے والوں کو بے حد خلل ہوتا ہے، اور بعض مرد اور عورتیں ہاتھ میں کتاب لے کر طواف کرتے ہیں اور اس میں سے ہر چکر کی دعا سنت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ دعا پڑھنے کی اجازت ہے لیکن ان دعاؤں کو مسنون سمجھنا درست نہیں یہ دعائیں آپ ﷺ سے طواف کے بعد پڑھنا ثابت نہیں ہے۔ دورانِ طواف فقط تیسرا کلمہ اور رکن یمانی کے درمیان پہنچے تو ربنا آتنا فی الدنیا حسنة الخ کا پڑھنا ثابت ہے۔ لہٰذا اگر ان دعاؤں کو پڑھنا ہے تو مسنون نہ سمجھیں اور آہستہ آواز میں پڑھیں تا کہ کسی کو خلل نہ ہو۔ اور بعض لوگ گروپ کے ساتھ چلنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور اگر کوئی شخص اپنے گروپ سے پیچھے رہ جاتا ہے تو لوگوں کو دھکا مار کر اپنے گروپ میں شامل ہونا چاہتا ہے، ان گروپوں نے طواف کی عبادت کو تباہ کر رکھا ہے اتنا شور وغل کرتے ہیں کہ نہ ان کی

عبادت محفوظ رہتی ہے نہ دوسروں کی۔

(مستفاد نداء شاہی حج وزیارت نمبر ص ۲۶۰، کتاب الحج ۴۰)

غلطی نمبر ۳۵

طواف میں عورتوں کی بے اعتدالی

طواف مردوں کے لیے بھی عبادت ہے اورعورتوں کے لیے بھی؛ مگررسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو مردوں سے جدا احتیاط سے طواف کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ دورانِ طواف مردوں سے ان کا اختلاط نہ ہو چناں چہ آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا تھا کہ لوگوں کے پیچھے سے طواف کریں۔ ہمارے زمانہ میں بفضلہٖ تعالیٰ لوگ بڑی تعداد میں حج وعمرہ کے لیے پہنچتے ہیں، اس لیے مطاف میں مردوں اورعورتوں کی گنجائش کم ہوتی ہے، لیکن یہ تو بہرحال جائز نہیں ہے کہ مرد وعورت باہم ٹکراتے رہیں، اس لیے عورتوں کے لیے لازم اور ضروری ہے کہ آپسی اختلاط سے اجتناب رکھیں اوراس وقت طواف کریں جس وقت قدرے ہجوم کم ہو اور جب بھی طواف کریں تو کنارے سے کرنے کی کوشش کریں اورمردوں سے بچ بچ کر طواف کریں۔

(نداء شاہی حج وزیارت نمبر ص ۲۶۱)

غلطی نمبر ۳٦

حرمین کی نماز میں عورتوں کا مردوں کے برابر کھڑا ہونا

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں عورتیں بھی جماعت میں شرکت کرتی ہیں اور حرمین میں عورتوں کے لیے نماز کی الگ جگہ متعین کردی گئی ہے، اس لیے عورتوں کو اپنی جگہ جاکر نماز پڑھنی چاہیئے اور مردوں کی بھیڑ میں داخل نہیں ہونا چاہیئے، حرم مکہ میں یہ ایک بڑی مصیبت رہتی ہے کہ عورتیں مردوں کی بھیڑ میں داخل ہوجاتی ہیں اور مردوں کی صفوں میں گھس کر نماز کی کوشش کرتی ہیں، ایسی صورت میں عورتوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری وجہ سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

(۱) عورت کے دائیں جانب کا مرد

(۲) عورت کے بائیں جانب کا مرد

(۳) عورت کے ٹھیک پیچھے کا مرد

یہ کل تین آدمی ہیں جن کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ اس لیے عورتوں کی برابری اور قریب ہونے سے بچنے کا اہتمام رکھنا بہت ضروری ہے، نیز یہ بات بھی یاد رہے کہ جن مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے ان میں سارے

مردوں کو حکم ایک جیسا ہے، خواہ وہ اس عورت کے محرم ہوں یا غیر محرم۔ حتیٰ کہ اس عورت کے شوہر کا بھی یہی حکم ہے۔ ان سب کی نمازیں فاسد ہوجاتی ہیں۔ (نداء شاہی نمبر ۲۳۲) اب اگر کوئی عورت مردوں کے درمیان پھنس جائے اور نکل جانا مشکل ہو تو خاموش کھڑی رہ جائے اور امام کے ساتھ نیت نہ باندھے، اور نماز نہ پڑھے، بعد میں ادا کرلے۔

غلطی نمبر ۳۷

مقام ابراھیم کے پیچھے نماز پڑھنے کو ضروری سمجھنا

بعض حضرات مقامِ ابراہیم کے بالکل قریب تھوڑا پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کو بالکل ضروری سمجھتے ہیں اور بعض مرتبہ دھکا مکی کی نوبت آجاتی ہے اس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو بہت دشواری بھی ہوتی ہے اور حکومت کا عملہ جو وہاں متعین ہوتا ہے وہ منع بھی کرتا ہے، لیکن لوگ مانتے نہیں، یہ بہت بڑی غلطی اور سخت محرومی کی بات ہے۔ بھیڑ کے موقع پر مقامِ ابراہیم کے سامنے بہت دور جا کر نماز پڑھنے کا حکم ہے، اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

غلطی نمبر ۳۸

بے وضو اور حیض و نفاس کی حالت میں طواف کرنا

کسی بھی قسم کا طواف بے وضو کرنا جائز نہیں۔ جنابت یا حالتِ حیض ونفاس میں بھی طواف جائز نہیں ہوگا (حوالہ بالا ص ۵۷۴) اور اگر کبھی طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے اور وضو کر کے وہاں سے طواف کی تکمیل کی جاسکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ از سر نو طواف کا اعادہ کیا جائے، اسی طرح عورت کو اگر دوران طواف حیض آجائے تو طواف کو وہیں روک دے اور جب حیض سے پاک ہوجائے تو از سر نو طواف کا اعادہ کرے۔

غلطی نمبر ۳۹

دورانِ طواف تلبیہ پڑھنا

بعض لوگ طواف کے درمیان تلبیہ پڑھتے ہیں یہ درست نہیں، بلکہ عمرہ کے احرام میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دینا ضروری ہے، اور حج کے احرام میں دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت پہلی کنکری کے وقت تلبیہ ختم کر دینا ضروری ہے، ہاں! البتہ کسی نے حج افراد یا حج

قِران کا احرام باندھا ہے تو اس کے لیے بھی طواف کے دوران تلبیہ نہیں، بل کہ طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کے دوران تلبیہ جائز ہے

(غنیۃ ص:۵۵)

غلطی نمبر ۴۰

طواف میں سترِ عورت کا کھلا رکھنا

طواف کے واجبات میں ستر چھپانا بھی شامل ہے۔ جن اعضاء کو نماز میں چھپانا واجب ہے ان کو طواف میں بھی چھپانا ضروری ہے، مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور عورت کا چہرہ اور ہتھیلی اور دونوں قدموں کو چھوڑ کر باقی پورا بدن ستر میں شامل ہے، لہٰذا اگر چوتھائی عضو کھلا رہے گا تو طواف کا اعادہ یعنی لوٹانا واجب ہوگا اور اگر اعادہ نہیں کرے گا تو دم دینا لازم ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حج کا طواف مکمل یا چار (شوط) چکر، چوتھائی عضو یا اس سے زائد کھلا رہنے کی حالت میں کیا ہے تو طواف کے اعادہ یا دم میں سے کوئی ایک عمل لازم اور واجب ہوجاتا ہے اور طواف عمرہ میں سے ایک چکر میں بھی دم لازم ہوجاتا ہے۔ اور بہت سے مردوں کو دیکھنے میں آتا ہے کہ احرام کی جو چادر لنگی کی جگہ باندھتے ہیں اسے ناف کے نیچے پہنتے

ہیں۔ یا اس طرح پہنتے ہیں کہ ران تک کھل جاتی ہے۔ اور بہت سی عورتوں کے سر کا کچھ حصہ کھل جاتا ہے یہ سب جائز نہیں۔

زبدۃ المناسک ص۳۷۴)

یا اتنا باریک دوپٹہ پہنتی ہیں کہ پورے سر کے بال صاف نظر آتے ہیں اور بعض عورتیں تو ہاف آستین کا قمیص پہن کر طواف کرتی ہیں اور اگر آستین فل بھی ہوتی ہے تو بعض مرتبہ بھیڑ کی وجہ سے آستین اوپر اٹھ جاتی ہے اور کلائی صاف نظر آنے لگتی ہے اس لیے بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور پورے ستر کا لحاظ کرنا اور چہرہ کا اس طرح چھپانا کہ کپڑا چہرے پر نہ لگے ضروری ہے۔ (مرتب)

سعی کی غلطیاں

غلطی نمبر ۴۱

بلاعذر سواری پر سعی کرنا

بعض امراء اور سرمایہ دار بلاعذر بھی سواری پر سعی کرتے ہیں، جب کہ بلاعذر سواری پر سعی جائز نہیں اس پر دم واجب ہوجاتا ہے۔

(زبدۃ المناسک ۱۴٦)

غلطی نمبر ۴۲

سعی میں ایک بڑی غلطی

آج کل الیکٹرانک وھیل چیر پر تندرست حاجی اپنے ساتھ معذور حاجی کو بٹھا کر سعی کراتا ہے، اور ساتھ ساتھ اس کے بھی چکر لگتے رہتے ہیں، تندرست حاجی یہ سمجھتا ہے کہ میری بھی سعی ہوگئی، حالاں کہ اس پر ضروری ہے کہ معذور کو سعی کرانے کے بعد یا اس سے پہلے خود پیدل سعی کرلے۔ خیال رہے کہ یہ حکم صرف اس صورت میں ہے جس میں تندرست حاجی پیدل نہ چلے۔

غلطی نمبر ۴۳

میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا

صفا ومروہ کے درمیان ہرے رنگ کی دو لائٹیں ہیں ان کو میلین اخضرین کہا جاتا ہے جب حاجی سعی کرتے ہوئے ہرے ستون کے پاس پہنچ جائے تو چھ ہاتھ پہلے سے خوب تیز چلے اور تیز رفتاری کا سلسلہ دوسرے ستون کے بعد چھ ہاتھ تک جاری رکھے، باقاعدہ دوڑنا نہیں چاہئے۔ بعض لوگ دوڑتے ہیں حالانکہ دوڑنے کے قریب تیز چلنا مسنون ہے اور سعی کے ہر چکر میں ان ستونوں کے پاس تیز چلنا مسنون

ہے۔ اور اپنے مردوں کے ساتھ بعض عورتیں بھی دوڑنا شروع کردیتی ہیں حالانکہ بالکل غلط حرکت ہے اس سے بچنا چاہئے۔

(معلم الحجاج ص:۵۶)

وقوفِ عرفات کی غلطیاں

غلطی نمبر ۴۴

میدان عرفات میں امام کے ساتھ نماز پڑھنے میں ایک کوتاھی

عرفات میں امام حج، مسجد نمرہ میں کھڑے ہوکر امامت کرتا ہے جس کے پیچھے لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے، وہ امام ظہر وعصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھاتا ہے، نیز امام مسافر رہتا ہے، اس لیے دونوں نمازوں کو دو دو رکعت پڑھاتا ہے، اب اگر آپ مسافر ہیں تو دونوں نمازوں میں امام کے ساتھ ساتھ مسافر کی طرح دو دو رکعت پر سلام پھیر دیں اور اگر آپ مقیم ہیں تو آپ پر مقیم کی طرح ہر نماز کو چار چار رکعت پڑھنا لازم ہے (بہت سے مقیم حضرات بھی دو دو رکعت ہی پڑھتے ہیں) جب امام ظہر کی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے گا تو اب

جلدی سے کھڑے ہوکر بغیر قرأت کے رکوع سجدہ کے ساتھ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں، اس کے بعد امام کے ساتھ عصر کی نماز میں شریک ہوجائیں، اور جب امام دو رکعت پر سلام پھیر دے گا تو آپ بقیہ دو رکعت بغیر قرأت کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ مکمل کرلیں، بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے مقیم ہونے کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیتے ہیں، ایسی صورت میں ان کی نماز نہ ہوگی ان کو اپنی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے۔ (زبدۃ المناسک، ص:۱۵۹)

غلطی نمبر ۴۵

اپنے خیمہ میں جمع بین الصلاتین کرنا

اگر آپ عرفات میں امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے اور اپنے خیمہ میں نماز ادا کررہے ہیں تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کریں گے؛ چاہے انفرادی نماز پڑھیں یا اجتماعی، اس مسئلہ کا خاص خیال رکھیں (نداء شاہی حج نمبر ۱۴۴) اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ خیمہ میں بھی دونوں نمازیں ایک ساتھ ایک وقت میں پڑھتے ہیں، جو درست نہیں۔

غلطی نمبر ۴۶

''مسجد نمرہ'' میں وقوف کرنا

عرفات کا میدان سارا کا سارا موقف یعنی ٹھہرنے کی جگہ ہے، اس میں جس جگہ جی چاہے حاجی ٹھہرے۔ لیکن بطن عرنہ میں ٹھہرنا جائز نہیں۔

اس کا کچھ حصہ مسجدِ نمرہ میں شامل ہے، اس حصہ کو نشان زدہ کردیا گیا ہے۔ اس میں وقوف کرنے سے مسجد میں نشانات بھی بنے ہوئے ہیں کہ یہ حصہ عرفات میں داخل نہیں اور امام بھی اعلان کرتا ہے اور لوگوں کو عرفات کے حصہ میں بھیجتا ہے۔ لہذا جو لوگ مسجدِ نمرہ کے اگلے حصہ میں نماز ادا کریں، وہ اس بات کا خاص خیال رکھیں، خواہ حاجی کو نشانات دکہ نماز کے بعد وہ عرفات کے حصہ میں چلے جائیں۔ کیوں کہ وقوفِ عرفہ حج کا سب سے اہم رکن ہے۔

غلطی نمبر ۴۷

سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکل جانا

بعض لوگ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفات کی حدود سے

بھیڑ کے خوف سے نکل جاتے ہیں حالانکہ سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے اور سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکلنے کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے۔ (معلم الحجاج ۳۵۳)

وقوفِ مزدلفہ کی غلطیاں

غلطی نمبر ۴۸

"وقوفِ مزدلفہ" کے متعلق کوتاہی

مزدلفہ کے وقوف کا وقت صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک رہتا ہے اس وقوف کا بعض لوگ اہتمام نہیں کرتے اور اس وقت سے پہلے وقوف کا اعتبار نہیں، اگر کوئی صبح صادق سے پہلے ہی مزدلفہ سے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا، البتہ اگر عورت ہجوم کی وجہ سے اسی طرح مریض اور کمزور آدمی چلے جائیں تو دم واجب نہیں ہوگا۔ (معلم الحجاج)

غلطی نمبر ۴۹

مزدلفہ کے راستہ میں مغرب اورعشاء ادا کرنا

بعض لوگ مزدلفہ پہنچنے سے قبل عرفات کے راستہ میں مغرب اور عشاء پڑھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس دن مغرب کی نماز کا وقت دو شرط

کے ساتھ مشروط ہوتا ہے (۱) مزدلفہ کی حدود میں داخل ہونا۔ لہٰذا مزدلفہ میں داخل ہونے سے پہلے مغرب کی نماز جائز نہیں اگر راستہ میں پڑھ لی جائے تو مزدلفہ میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۲) مزدلفہ میں عشاء کا وقت ہوجانے کے بعد مغرب کی نماز جائز ہوتی ہے، لہٰذا اگر عشاء کا وقت ہونے سے قبل مزدلفہ پہنچ جائے تو مغرب کی نماز کے لیے عشاء کے وقت کا انتظار لازم ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مزدلفہ کے راستہ میں عشاء کی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس پر بھی مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا اعادہ واجب ہے۔ (غنیۃ، ص:۱۶۴)

غلطی نمبر ۵۰

مزدلفہ سے پہلے راستہ میں قیام کرنا

آج کل بھیڑ کی وجہ سے عرفات سے مزدلفہ جانے میں دشواری ہوتی ہے بسا اوقات پوری رات بس میں بیٹھ کر گذر جاتی ہے، اس لیے جو لوگ ہمت رکھتے ہوں وہ پیدل کے راستہ سے مزدلفہ جائیں تو وقت پر پہنچ جائیں گے، تاہم مزدلفہ میں داخلہ کے قریب بھیڑ بہت زیادہ ہوجاتی ہے اور ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ یہی مزدلفہ ہے، حالانکہ مزدلفہ ابھی آگے ہے اور یہیں پڑاؤ کر کے نمازیں شروع کردیتے ہیں اور بہت سے لوگ وہیں تھک ہار کر

سو جاتے ہیں، اس لیے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جب تک مزدلفہ کا بورڈ نظر نہ آجائے اس وقت تک آگے بڑھتے رہیں اور جب مزدلفہ کی حدوں میں آنے کا یقین ہو جائے تبھی قیام کریں۔ (نداء شاہی نمبر ۱۴۵)

رمی جمرات کی غلطیاں

غلطی نمبر ۵۱

رمی کرنے میں غلط فہمی

اکثر لوگ رمی کرنے میں اصل جمرہ، ستون یا دیوار کو سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت میں جمرہ وہ نہیں ہے بلکہ ستون اور دیوار کی جڑ سے لے کر اس کی ہر طرف سے تین تین ہاتھ کے دائرہ کے اندر اندر ہی زمین ہی جمرہ ہے۔ لہٰذا اگر کنکری ستون یا دیوار سے ٹکرا کر تین ہاتھ دور جا کر گرے گی تو رمی درست نہ ہوگی اگر ستون یا دیوار سے نہ لگے لیکن اندر جڑ اور اور حوض میں گر جائے تو رمی درست ہو جائے گی۔ (غنیۃ)

غلطی نمبر ۵۲

بڑی بڑی کنکری مارنا

بعض لوگ شیطان کو مارنے کے لیے بڑی بڑی کنکریاں لیتے ہیں یہ

اپنا حج خراب ہونے سے بچائیں | چند غلطیاں اوران کی اصلاح

بھی غلط ہے اور بعض لوگ جوتے چپل بھی مارتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر ہونی چاہئیں۔

غلطی نمبر ۵۳

رمی جمرات کی نیابت میں لاپرواہی

ایسے مریض اور کمزور اور بوڑھے اور اپاہج وغیرہ کی طرف سے رمی جمرات میں نیابت جائز ہے جو خود جمرات پر پہنچ کر رمی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے اور رمی کرنے والا نائب، رمی کے وقت ان کی طرف سے رمی کی نیت کرے گا، (غنیۃ، ص:۱۰۰) لیکن بہت سی مرتبہ دیکھا گیا کہ اگر عورت کچھ کمزور اور بیمار ہے یا بھیڑ دیکھ کر گھبرا جاتی ہے تو وہ بھی دوسرے کو اپنا نائب بنا دیتی ہے حالانکہ شریعت کی نظر میں وہ ابھی معذور نہیں ہے۔ قدرت موجود ہے۔ (مرتب)

اسی طرح اگر ویل چیر پر بیٹھ کر آسکتا ہے تو قدرت سمجھی جائے گی۔ اگر ازدحام کی وجہ سے رمی کرنا دشوار ہو تو رات میں رمی کرلے بلکہ عورتوں کو رات میں رمی کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اور ایسی عورتوں پر رمی جمرات کے چھوڑنے سے دم واجب ہو جائے گا۔ (غنیۃ، ص:۱۰۰)

غلطی نمبر ۵۴

رمی، قربانی، حلق میں ترتیب قائم نہ رکھنا

اگر حاجی متمتع یا قارن ہے تو اس پر وقوف مزدلفہ کے بعد سب سے پہلے رمی، اس کے بعد قربانی اور اس کے بعد حلق کرنا واجب ہے۔ اور ان تینوں کے درمیان اس طرح سے ترتیب باقی رکھنا واجب ہے اگر ترتیب بدل جائے گی تو دم واجب ہو جائے گا۔

بہت سے حضرات حنفی مسلک کی اتباع کے باوجود ترتیب کا لحاظ نہیں کرتے بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہیے۔ (مرتب)

اس لیے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ یہ ترتیب قائم رہے لیکن اگر کوئی شخص شدید ضعف یا شدید عذر کی وجہ سے ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے قول پر اس پر دم واجب نہ ہوگا۔

(نداء شاہی حج نمبر ص ۱۴۶)

غلطی نمبر ۵۵

۱۱/اور ۱۲/تاریخ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

بہت سے حضرات گیارہ اور بارہ تاریخ کو زوال سے پہلے ہی رمی کر دیتے ہیں، ان دونوں میں زوال سے قبل رمی جائز اور معتبر نہیں، اگر کسی نے کر لیا تو رمی صحیح نہیں ہوگی بلکہ اعادہ واجب ہوگا۔ (معلم الحجاج)

غلطی نمبر ۵۶

آخری جمرہ کی رمی کے بعدد عاکرنا

جمرہ عقبیٰ اور جمرہ وسطیٰ کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے، آخری جمرہ کی رمی کے بعد نہ ٹھہرنا ہے اور نہ دعا مانگنا ہے۔ لہٰذا اس وقت دعا مانگنے سے پرہیز کریں۔ (مستفاد نداء شاہی ص ۱۴۷)

غلطی نمبر ۵۷

تیرھویں کو طلوعِ فجر کے بعد کوچ کرنا

اگر بارھویں کو مکہ مکرمہ روانہ ہونے کا ارادہ ہو تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ بارھویں کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے رمی کر کے حدودِ منیٰ سے نکل جائے۔ اور بھیڑ کی وجہ سے غروب کے بعد بھی نکلے تو کوئی حرج

نہیں، لیکن اگر بارہویں کو غروب کے بعد رات تک منیٰ میں رک جائے پھر رات ہی منیٰ سے روانہ ہوجائے تو بالاتفاق کراہت کا ارتکاب ہوگا۔ لیکن اگر تیرہویں کو صبح صادق ہوجانے تک منیٰ میں رک جائے تو پھر اس کے بعد رمی کرنا ضروری ہوگا اور اگر اس دن کی رمی کیے بغیر روانہ ہوگیا تو باتفاق ائمہ اربعہ دم دینا واجب ہوگا۔ (غنیۃ، ص:۱۸۴)

غلطی نمبر ۵۸

تیرھویں کو رمی زوال سے پہلے کرنا

تیرہویں تاریخ کی رمی بھی زوال کے بعد کرنا لازم ہے البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں کچھ تخفیف ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے رمی قبل زوال کرلی تو کراہت تنزیہی کے ساتھ رمی صحیح ہوجائے گی۔ البتہ مسنون یہی ہے کہ زوال کے بعد رمی کرے۔ (مستفاد مسائل معلومات حج وعمرہ ص ۴۷)

غلطی نمبر ۵۹

بینک میں قربانی کے پیسے جمع کرنا

سعودی حکومت کی طرف سے بینک میں روپیہ جمع کرا کر قربانی کا اعلان کیا جاتا ہے، حنفی مسلک کے لوگ اس معاملہ میں ضرور احتیاط رکھیں اس لیے کہ بینک یا معلم کے توسط سے قربانی کی جاتی ہے تو رمی قربانی حلق

کی ترتیب بدل جاتی ہے اور حنفی مسلک پر ترتیب بدلنے سے دم لازم ہوجاتا ہے، اس لیے حجاج کرام کو اپنی قربانی خود کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

غلطی نمبر ۶۰

قربانی کے بارے میں ایک اور لاپرواھی

بہت سے دھوکے باز لوگ حجاج کرام کی بلڈنگوں پر آکر سستی قربانی کا لالچ دلا کر بڑی تعداد میں روپیہ وصول کرلیتے ہیں۔ اور پھر فرار اختیار کرتے ہیں۔ اور حجاج کرام بغیر تحقیق کے رقم دیدیتے ہیں پھر اپنی قربانی کے بارے میں پریشان ہوتے ہیں۔ اس سے حجاج کرام کو خبردار ہونے کی ضرورت ہے۔ اور کسی اجنبی شخص کو قربانی کی ذمہ داری ہرگز نہ سونپیں بلکہ خود قربانی کریں یا قابل اعتماد جانکار افراد اور معتبر اداروں کے ذریعہ کرائیں۔

حلق اور قصر کی غلطیاں

غطی نمبر ۶۱

خوشبودار صابن لگاگر حلق کرنا

اگر محرم نے حلال ہونے کے لئے حلق کے وقت خوشبودار صابن سے سر بگھویا اس کے بعد حلق کیا تو حلق سے پہلے خوشبودار صابن

کا استعمال لازم آیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر دم واجب ہے، لیکن حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اس پر کوئی دم یا کفارہ لازم نہ ہوگا۔(غنیۃ ۲۴۹) لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ حلق کرنے سے پہلے خوشبودار صابن کا استعمال نہ کرے۔تاکہ امام صاحب کے قول کے مطابق اس پر دم واجب نہ ہوجائے۔

غلطی نمبر ٦٢

احرام کھولتے وقت حلق یاقصر میں لاپراھی

احرام کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ حج یا عمرہ کے تمام مناسک سے فارغ ہونے کے بعد احرام کھولنے کی نیت سے سر منڈا دیا جائے، اور اگر بال لمبے ہوں تو کتروانا بھی جائز ہے، البتہ قصر کے مقابلہ میں حلق زیادہ افضل اور بہتر ہے۔اور عورتیں اپنے بالوں کے آخر سے انگلیوں کے پورے یعنی انگلی کے پور کے برابر کٹوادیں۔اور پورے سے کچھ زیادہ کٹوانا بہتر اور افضل ہے۔(غنیۃ ص:۱۷۳)

اب بعض لوگ سر منڈوانے سے بہت گریز کرتے ہیں اور کٹوانے میں بھی بہت زیادہ کوتاہی کرتے ہیں بال کا کچھ حصہ کٹوا کر احرام کھول

دیتے ہیں، یاد رہے کہ اگر سر کے پورے بال برابر کرکے نہ کٹوائے جائیں تو اس کی چار شکلیں ہیں۔

۱۔ پورے سر کو چار حصے کرکے ایک حصہ کے برابر یا اس سے زیادہ کٹوایا جائے تو ایسی صورت میں احرام تو کھل جائے گا مگر مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔بعض لوگ اسی طرح اپنے بال کٹواتے ہیں۔
(معلم الحجاج، ص:۱۷۴)

۲۔ سر کے چوتھائی حصہ سے کم کٹوایا جائے تو ایسی صورت میں وہ شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام سے باہر نہیں ہوگا اس کو احرام کے اندر ہی سمجھا جائے گا اب احرام کے خلاف کام کرنے سے اس پر جرمانہ واجب ہوتا جائے گا۔(فتاویٰ رحیمیہ، ج دوم ص:۴۰۵)

۳۔ سر کے بال انگلی کے پورے کے برابر کاٹے نہیں جاسکتے تو اگر اتنا چھوٹا بال ہے تو اس کا منڈانا واجب ہے۔قصر جائز نہیں۔اور کٹوانے سے احرام نہیں کھلے گا۔(احسن الفتاویٰ، ج:۴ ص:۵۴۶)

۴۔ سر کے بال اُگے ہی نہیں ہے گنجا ہے یا پانچ سات گھنٹہ پہلے عمرہ کرکے منڈوادیا گیا تھا اور اب پھر دوبارہ عمرہ کیا جارہا ہے تو ایسی صورت میں پورے سر پر استرہ پھیر دینا واجب ہے۔ (درّ مختار)

غلطی نمبر ۶۳

اپنا سر مونڈانے سے قبل دوسرے کا سر مونڈنے کو غلط جاننا

اگر تمام مناسک سے فارغ ہو کر احرام کھولنے کا ارادہ ہوگیا ہے اور اب احرام کھولنے کے لیے حلق کرنا ہے تو حاجیوں کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ اپنا سر حلق کرنے سے قبل دوسرے کا حلق کردیں۔ (حاجی اپنے حلق سے پہلے دوسرے کا حلق کرنے سے بہت گھبراتا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں، اسی طرح ایک عورت بھی دوسری عورت کا بال کاٹ سکتی ہے)

(فتاویٰ رحیمیہ، ج:۳ص:۵۲۲)

متفرقات

غلطی نمبر ۶۴

سلیپر یا جوتے کے استعمال کی وجہ سے قدم کے بیچ کی ھڈی کا چھپ جانا

بعض لوگ احرام میں ایسا سلیپر یا جوتا استعمال کرتے ہیں جس سے قدم کے بیچ کی ہڈی (جو نیچے سے اوپر کو اٹھی ہوئی ہے) چھپ جاتی ہے

ایسا سلیپر اور جوتا احرام میں استعمال کرنا جائز نہیں جس سے یہ ہڈی چھپ جائے۔ (معلم الحجاج ص ۳۵۸)

غلطی نمبر ۶۵

حج کب فاسد (خراب) ہوتاھے؟

اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع (بیوی سے ہم بستری) کرلیا تو حج فاسد ہوگیا، اگلے سال یا اس کے بعد اس کی قضا بھی لازم ہے اور دم یعنی بکری ذبح کرنا بھی واجب ہے اگر دونوں محرم تھے، تو دونوں پر ایک ایک دم واجب ہوگا، اور حج کے فاسد ہونے کی وجہ سے افعالِ حج کو چھوڑ دینا جائز نہیں؛ بل کہ عام حجاج کی طرح تمام افعالِ حج پورے ادا کرنا واجب ہوگا، اگر فاسد شدہ حج فرض تھا تب تو قضا واجب ہونا ظاہر ہے، اگر حجِ نفل تھا تو وہ بھی چوں کہ شروع کرنے سے واجب ہوگیا، اس لیے اس کی بھی قضا ضروری ہے۔

(احکامِ حج ص:۱۰۰)

غلطی نمبر ۶۶

عمرہ کب فاسد (خراب) ہوتاھے؟

عمرے کا طواف شروع کرنے سے پہلے یا طواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے جماع (ہم بستری) کیا تو عمرہ فاسد ہوجائے گا اور

ایک بکری دم میں دینا واجب ہوگی۔اس لیے تمام افعال پورے کر کے حلال ہو اور عمرے کی قضا کرے۔اور اگر چار پھیرے کرنے کے بعد ہم بستری کی تو عمرہ فاسد نہیں ہوا لیکن ایک بکری دم میں دینا واجب ہوگی۔ (کتاب الحج،ص:۱۵۱)

کچھ حاجیوں کے احوال اس طرح سامنے آئے کہ ان کا اس حرکت کی وجہ سے حج اور عمرہ فاسد ہوگیا اس لیے حالت احرام میں بہت زیادہ احتیاط کریں اور اس طرح کی اپنی بیوی سے کوئی بات بھی نہ کریں تا کہ آگے اس طرح کی کوئی بات نہ بڑھنے پائے۔ (مرتب)

غلطی نمبر ۶۷

کفارہ میں کہاں کہاں بڑے جانور کی قربانی ہوتی ھے

اس مسئلہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ کفارہ میں فدیہ کن کن صورتوں میں لازم ہوتا ہے۔اور یہ فدیہ ہر اس بڑے جانور کو کہا جاتا ہے جس کے سات حصے ہوتے ہوں جیسے اونٹ ،گائے، اور فدیہ واجب ہونے کی تین صورتیں زیادہ واضح ہیں۔

۱- حج میں وقوف عرفہ کے بعد حلق اور طواف زیارت سے پہلے بیوی

سے ہم بستری ہوجائے تو جرمانہ میں بدنہ کی قربانی لازم اور واجب ہوجائے گی۔

۲- حالت جنابت میں طواف زیارت کرے گا تو جرمانہ میں بدنہ واجب ہوگا۔

۳- عورت حالتِ حیض یا نفاس میں طواف زیارت کرے گی تو جرمانہ میں بدنہ واجب ہوگا۔ (غنیۃ ص:۲۷۲)

غلطی نمبر ۶۸

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے کا اہتمام نہ کرنا

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران افضل ترین عمل یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں ہر وقت درود شریف کا نذرانہ پیش کیا جاتا رہے، اور ایک معمول بنالیا جائے کہ ہمیں روزانہ اتنی تعداد میں درود شریف پڑھنا ہے اور تمام نمازیں حرم مدنی کے اندر ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، مسجد نبوی کی ایک نماز ابن ماجہ کی روایت کے مطابق پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔بہت سے لوگ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مسجد نبوی میں نماز کا اہتمام نہیں کرتے اور ادھر اُدھر جا کر وقت گذار دیتے ہیں، مسجد نبوی کی جماعت کی نماز سے اپنے آپ کو محروم

رکھتے ہیں، اس لیے اس کا بہت خیال رکھا جائے کہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران مسجد نبوی کی کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے۔

غلطی نمبر ۶۹

روضۂ اقدس پر سلام پڑھنے کے بارے میں غلطی

بعض لوگ روضۂ اقدس کی زیارت کے وقت روضہ کی جالیوں کو ہاتھ لگاتے ہیں یا بوسہ دیتے ہیں حتیٰ بعض نادان سجدہ بھی کرتے ہیں، یہ سب امور ناجائز اور خلاف احترام ہیں۔ ایسی حرکات کے ذریعہ حضور اقدس ﷺ کے دربار میں گستاخی کرنا ہے اور وہاں گستاخی کرنا بڑا گناہ ہے۔ (معلم الحجاج ص۳۵)

غلطی نمبر ۷۰

سلام پیش کرتے وقت آواز بلند کرنا

اکثر زائرین بہت بلند آواز سے چیخ چیخ کر روضہ پر سلام پڑھتے ہیں بے انتہا شور وشغب کرتے ہیں، یہ خلاف ادب ہے متوسط آواز سے سلام پڑھنا چاہئے۔ (معلم الحجاج ۳۵۸)

غلطی نمبر ۷۱

طواف وداع کے بعد حرم کی حاضری سے محروم رہنا

بعض جاہل لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے طواف وداع کرلیا ہے تو اب اس کے بعد حرم شریف نہیں جاسکتے، یہ بالکل غلط ہے طواف وداع کے بعد مسجد حرام میں جانا، نمازیں ادا کرنا، موقع ہوتو دوبارہ طواف کرنا بالکل جائز ہے، طواف وداع کے بعد نماز کا وقت ہوجائے تو حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔ (مسائل ومعلومات حج وعمرہ ۸۴)

غلطی نمبر ۷۲

حج کا تذکرہ ہر ایک سے کرنا

اپنے حج کا تذکرہ ہر ایک سے نہیں کرنا چاہئے، اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں بیٹھتے ہیں اپنے حج کا ذکر شروع کردیتے ہیں اور مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ لوگوں پر ان کا حاجی ہونا ظاہر ہوجائے، حالانکہ یہ سب چیزیں ثواب کو کھودینے والی ہیں، اور فخر و ریا پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اس لئے خوب احتیاط کریں۔ (معلم الحجاج ص۳۳۹)

غلطی نمبر ۷۳

حج کی تکالیف بیان کرنا

ایک کوتاہی جو بہت زیادہ بری ہے کہ بعض لوگ حج کرکے آتے ہیں اور وہاں کی تکلیفیں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سننے والا حج کو جانے سے ڈر جائے یہ تو اللہ کے راستے سے دوسروں کو روکنا ہوا۔

(اغلاط العوام ص۱۴۴)

غلطی نمبر ۷۴

حج کی مبارک باد نہ دینے پر ناراض ہونا

عموماً حج کرنیوالوں کی یہ حالت ہے کہ گھر سے چلتے ہی یہ خیال کرتے ہیں کہ جب ہم لوٹیں گے لوگ ہم کو حج کی مبارکباد دینے آئیں گے اور اگر کوئی مبارکباد نہ دے یا گھر نہ آئے تو ان کی شکایت کی جاتی ہے کہ ہم حج کرکے آئے آپ نے ہم کو مبارکباد بھی نہ دی۔ اے بھائی! تم نے حج کیا تھا تو کیا کمال کیا؟ تمہارے ذمہ فرض تھا اگر نہ ادا کرتے تو نہ معلوم خاتمہ کس حال پر ہوتا؟ پھر کس پر کیا احسان جو دوسروں سے مبارکباد سننے کے منتظر ہو۔ (اغلاط العوام ص۱۴۶)

غلطی نمبر ۷۵

مجھے ''حجن'' ضرور کہنا

یہ غلطی عموماً عورتوں میں ہوتی ہے کہ حج کے بعد اگر کوئی ''حجن'' نہ کہے تو اس پر خفا ہوتی ہیں اور وہاں سے آکر سب کے سامنے گاتی ہیں کہ ہم نے سارے مقامات کی زیارت کی ہے۔ (اچھا ہے عرش کے مقام کی زیارت کا دعویٰ نہ کیا) اگر کسی غریب نے ایک جگہ کی زیارت نہ کی ہو تو اس سے کہتی ہے کہ تیرا حج ہی کیا ہوا تو ''جبلِ نور'' پر تو گئی نہیں حالانکہ اصل مقصود عرفات اور بیت اللہ اور پھر مدینہ منورہ ہے مگر ان کی زیارت تو ہر شخص کرتا ہے اس لیے ان کو کوئی فضلیت میں بیان نہیں کرتا۔ ہاں جبلِ نور، غار ثور اور امیر حمزہ کا مزار سب گناتی ہیں۔ (اغلاط العوام ص۱۴۷)

یہ چند موٹی موٹی غلطیاں اور کوتاہیاں اور ان کی اصلاح کا طریقہ تحریر کردیا گیا ہے جو کتابوں کے مطالعہ اور تجربات کی روشنی میں ہمارے سامنے آئیں۔ بعض حضرات کے تجربات میں اور بھی مزید اغلاط ہوسکتی ہیں بہت ممکن ہے ہم ان کوتاہیوں کو تحریر نہ کرسکے ہوں البتہ وہ کوتاہیاں تقریباً آگئی ہیں جو عمومی اور کثیر الوقوع ہیں اور وہ غلطیاں بھی تحریر کردی گئی ہیں جس سے حاجی احتیاط نہ کرکے اپنے حج کے ثواب کو کھودیتا ہے یا اس پر

دم لازم ہوجاتا ہے۔اور اگر حاجی اپنے سفر حج کے ایام کو پوری احتیاط سے گذارتا تو اس طرح کی کوتاہیوں کا وقوع نہیں ہوتا۔ اخیر میں دعا کرتا ہوں اللہ پاک ہم تمام کو حج سیکھ کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دیکھا دیکھی حج کرنے سے بچائے اور اس کتابچہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر لوگوں کے لیے نافع اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔آمین

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم -

مفتی لطیف الرحمٰن (صاحب) فلاحی

یا اللہ! ہمیں عافیت کے ساتھ حق دکھلایئے،
حق سمجھایئے، حق پہ چلایئے، حق پہ جمایئے،
حق کی حفاظت اور اس کے پھیلانے کے لیے ہمیں قبول فرمایئے اور
اہلِ حق کے ساتھ ہمارا حشر فرمایئے۔

حاجی صاحب......!

کھیں حج خراب نہ ھوجائے !

اس لیے

غصے کی عادت چھوڑیئے!
صبر کا دامن چھوٹنے نہ پائے......تقوے کا توشہ کھونے نہ پائے!
حالات چاہے جو بھی آجائیں......کسی قسم کا کوئی تبصرہ نہیں!......اور
یہ سوچیں گے کہ میرے مولیٰ کی مرضی یہی ہے۔
ہم بھی اس پر راضی ہیں
مزاج کے خلاف کچھ بھی ہو،
حج کے پورے سفر میں......خاموشی لازم!
خاموشی لازم......خاموشی لازم......خاموشی لازم
ساری برائیاں......بھلائیوں سے بدل جائیں گی

دین کا درد آ جائے گا

امت کا غم آ جائے گا

صبر کی بنیاد پر اللہ مل جائے گا...... نبی علیہ السلام مل جائیں گے،

اللہ مل جائے اور نبی نہ ملے!...... یہ ہو نہیں سکتا!

نبی مل جائے اور اللہ نہ ملے!...... یہ ہو نہیں سکتا!

پھر ایسے حاجی

اللہ کے پیارے بن جائیں گے

نبی کے دلارے بن جائیں گے

اور کیا چاہیے! سب کچھ تو مل گیا۔

(اللہ کے ایک دیوانے کا نعرۂ مستانہ)

حاجی کے لیے ایک اہم دعا

اے اللہ!

سفر آسان فرمایئے...... اور قبول فرمایئے

آپ کا بہت کمزور بندہ ہوں

ہمت نہیں، قوت نہیں

بس آپ کے سہارے آیا ہوں

آپ کے بھروسے آیا ہوں

آپ آسان فرما دیجئے...... اور قبول فرمالیجئے

مجھے اپنی پسند کا بنالیجئے

اپنے نبی کے پسند کا بنا دیجئے

ہم سے راضی ہو جایئے

ایسا راضی...... کہ پھر کبھی ناراض نہ ہوں۔